Rape of the Lock

Alexander Pope

ریپ آف دی لاک

الیگزنڈر پوپ

سید عرفان علی

www.server555.com

www.SyedIrfanAli.com

1712

تاریخ ساز انگریزی ادب

الیگزنڈر پوپ کا دور

تمام کتب کے اردو تراجم سید عرفان علی کے قلم سے

The Medieval Period 455 -1485

Old English (O.E) or Anglo-Saxon Period 450-1066

Beowulf

Middle English Period 1066-1500

1377

Piers Plowman by William Langland

The Age of Chaucer 1350-1400

1392

The Canterbury Tales

Geoffrey Chaucer

The Renaissance / Reformation 1485-1660

Early Tudor Period 1485-1558

1517

Martin Luther

1530

Sir Thomas Wyatt

Henry Howard, Earl of Surrey

The Elizabethan Age 1558-1603

Sir Philip Sidney 1578 – 1586

1587

Thomas Kyd

The Spanish Tragedy

Christopher Marlowe 1588-1593

William Shakespeare 1588-1613
1590
The Faerie Queene
Poem by Edmund Spenser

The Jacobean Age 1603-1625

Shakespeare's later work
John Donne 1590- 1617
Francis Bacon 1597- 1612.
Ben Jonson 1598- 1614
John Webster 1609- 1624

Neo-classical Period 1660-1798

Commonwealth Age / Puritan Age / Age of Milton 1649-1660

John Milton Paradise Lost 1658-1664
Andrew Marvell 1681 To His Coy Mistress

The Restoration Period or The Age of Dryden 1660-1700

John Dryden
William Congreve 1693-1700
John Bunyan - The Pilgrim's Progress - 1678

Augustan Age / Age of Pope 1700-1745

Alexander Pope The Rape of the Lock 1712

الیگزنڈر پوپ ریپ آف دی لاک

Dr. Jonathan Swift Gulliver's Travels 1726
Daniel Defoe 1719-1724
Joseph Addison 1705- 1714
Richard Steele 1701 -1722

Age of sensibility / Age of Johnson 1745-1798

Decline and Fall of the Roman Empire 1776-1788.
James Boswell
Dr. Samuel Johnson 1749- 1781
Henry Fielding 1730-1750
Samuel Richardson 1740-1753
Tobias Smollett 1748-1771
Laurence Sterne 1759
William Cowper The Task 1785
Thomas Percy 1765

پوپ

آگسٹن ایج کے سب سے بڑے رائٹر کا نام ہے الیگزینڈر پوپ۔

یہ طنز کرتے تھے۔ طعنے مارتے تھے۔ مگر اس طرح کے دوسرے انسان کو بات سمجھ بھی آجاتی تھی اور برا بھی نہیں لگتا تھا۔

Oxford Dictionary of Quotations

میں شکسپیئر اور الفریڈ لورڈ ٹینی سن کے بعد سب سے زیادہ اقوال الیگزینڈر پوپ کے موجود ہیں۔

بارہ سال کی عمر میں ہی یہ سخت بیمار ہو گئے تھے۔ ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف کی وجہ سے اسکول جانا بند کر دیا۔

مگر بہت ہی امیر خاندان سے تعلق تھا اس لئے گھر میں بہترین تعلیم حاصل کرتے رہے۔

بیس برس کی عمر میں وہ عزت دولت شہرت کے ساتھ معاشرے میں مقام حاصل کر چکے تھے۔

بیماری کی وجہ سے ان کا قد صرف ساڑھے چار فٹ تھا۔ وہ کبڑے بھی تھے، سانس کی بیماری بھی تھی، بہت کمزور بھی تھے، شدید سر درد میں بھی مبتلا رہتے۔ جب لوگوں نے انہیں ناپسند کرنا شروع کیا تو وہ بھی لوگوں سے علیحدہ رہنے لگے، اکیلے۔

ایک لڑکی کو شادی کی دعوت دی تو جواب میں اس نے ان کا مذاق اڑا دیا جس کے بعد تمام عمر شادی نہیں کی۔

اپنے خوبصورت اور شاندار گھر میں تمام زندگی ایک ملازمہ کے ساتھ رہتے رہے۔

یہ ملازمہ خدمت کرتی بھی تھی اور خدمت کرواتی بھی تھی۔ یعنی ہمارے محترم پوپ اس کے مکمل قابو میں تھے۔

اگرچہ بظاہر زندگی مکمل آرام و سکون سے گزری۔ دولت کی فراوانی تھی ہر اہم شخص اور ادیب انکا دوست اور قدردان تھا مگر در حقیقت زندگی نے ان کے ساتھ اتنا برا کیا کہ یہ چڑچڑے ہو گئے۔ مگر ذہن بہت ہی شاندار تھا۔

جیفری چاسر نے ہیر وئک کپلٹ پر کام کیا، **ڈرائڈن** نے بھی لکھیں،

مگر **آگسٹن ایج ، ریسٹوریشن دور** میں الیگزینڈر پوپ سب سے بڑے **ماسٹر آف ہیر وئک کپلٹ** تھے۔

ان کے دوستوں نے الیگزینڈر پوپ کو **ہومر** کی طویل ایپک رزمیہ نظم **ایلیڈ** پر کام کرنے کا اسے ترجمہ کرنے کا مشورہ دیا کیونکہ انہیں علم تھا کے یہ عظیم رائٹر ہی اتنا محنت طلب اور مشکل کام کر سکتا ہے۔ اور الیگزینڈر پوپ نے نہ صرف یہ عظیم کارنامہ سر انجام دیا بلکہ اس کے ساتھ ایک عظیم **موک ایپ** **نقلی رزمیہ** مستخرانہ رمزیہ بھی تخلیق کر ڈالی، جس کا نام ہے ریپ آف دی لاک۔

پوپ کی طنزیہ تحریروں سے ہر کوئی ڈرتا تھا۔ اس کے بہت زیادہ مخالفین بھی تھے۔

کہا جاتا تھا کہ لوگ خدا سے زیادہ الیگزینڈر پوپ سے خوفزدہ رہتے۔

یہ دریائے ٹیمز کے کنارے اپنے شاندار گھر میں رہتے تھے اور جب اپنے کتے کے ساتھ سیر کرنے نکلتے تو ان کے پاس دشمنوں سے محفوظ رہنے کے لئے پستول موجود ہوتی۔

اگرچہ ہر بڑا شاعر شاعرانہ فطرت کے ساتھ پیدا تو ہوتا ہے مگر مشق سے اس کا یہ فن عروج حاصل کرتا ہے
مگر حیرت کی بات ہے کہ الگزینڈر پوپ بچپن سے ہی کامل درستگی کے ساتھ شاعری کرنے لگے تھے
یعنی انکے لئے یہ قدرتی عمل تھا۔

جدید کلاسیکی ادب

نیوکلاسیکل اتیج آگسٹن اتیج

اتیج آف پوپ

جدید کلاسیکی ادب روشن خیالی عقل اور منطق کا دور ہے۔ اگرچہ کلاسیکی مصنفین کے راستے پر ہی چل رہا ہے۔
قدیم یونانی اور رومی جمالیاتی اقدار کو بھی اپنایا ہوا ہے۔

مگر پچھلے دور میں انسان کو بے پناہ طاقت ور سمجھا گیا تھا لیکن اس دور میں کہا گیا کہ انسانی فطرت میں نقائص موجود ہیں مگر عقل اور شائستگی سے خامیوں کا تدارک کیا جاسکتا ہے۔

فطری جزبات غلط ہوسکتے ہیں۔ جنھیں معاشرتی سماجی قوانین اور ضروریات کے تابع کرنے کی ضرورت ہے۔

فرد سے زیادہ سماج اہمیت کا حامل ہے۔

نظریہ افادیت پر بہت اہمیت ہے۔ یعنی ادب کا مقصد سماج کی اصلاح اور انسانیت۔

بادشاہت اور حکومت کی غلطیوں پر شدید احتجاج کرتے۔ ادبی ہتھیار کے طور پر طنز کا استعمال کیا جاتا۔

حکومتی گروپس کی طرح ادیبوں کے گروپ بھی تشکیل پاجاتے۔

ٹوری گروپ کے لکھاریوں میں الگزنڈر پوپ۔ جوناتھن سوئفٹ۔ جان گرے اور ہنری فیلڈنگ شامل تھے۔

اس دور میں الگزنڈر پوپ کے ساتھ جوناتھن سوئفٹ ڈرائڈن اور رچرڈسن وغیرہ نے سیاسی اور سماجی ناہمواریوں اور غلطیوں کی اصلاح کے لئے نوکلاسیکی ادب میں طنز کے نشتر کا سہارا لیا۔

کلاسیکی تحریروں کی نقل کی وجہ سے عقل کے استعمال پر بہت زور تھا۔ کلاسیکی خطیبانہ انداز اپنایا۔ مگر توازن اور آہنگ پر بے پناہ زور دیتے ہوئے **تخیل کی بے راہ روی** پر شدید اعتراضات اٹھائے گئے۔

ہیئت پرستی کو سامنے رکھتے ہوئے ادب کے مختلف درجے بنا دیئے گئے۔ جن میں **رزمیہ** **بیانیہ** **ڈرامائی** شاعری وغیرہ شامل تھیں۔ ہر ادبی صنف کے مخصوص اصول و ضوابط بھی تشکیل دیئے گئے۔ جن پر سختی سے عمل کیا جاتا۔

Allegory کا استعمال کیا۔ جوناتھن سوئفٹ کی گلیور ٹریولز اس سلسلے میں اپنی مثال آپ ہے۔

سیاسی اصلاح کے ساتھ عوامی اصلاح کی خاطر نصیحت پر مبنی ادب تخلیق کیا۔ **رابن سن کروسو** صبر اور استقامت کی مثال ہے۔

جزبات اور احساس کے بجائے عقل و دانش اور ذہنی اظہار کے ساتھ اپنی دانشوری ثابت کرنے کی کوشش کرتے۔

ایک دوسرے پر طنز کرتے اور یہ مقابلے طویل عرصے جاری رہتے۔ ڈرائڈن اور سر رابرٹ جسکی مثال ہیں۔

ریپ آف دی لاک میں **کلاسیکی** **صحت ترکیب اور تشکیل** ایسے بہترین طریقے سے استعمال کی گئی ہے کہ اس سے زیادہ زندہ دل شگفتہ اور فنی لحاظ سے مکمل ترین کلاسیکی شاہکار ملنا ممکن نہیں۔

ادب کو خاص جگہوں سے نکال کر انسان اور سماج کے نزدیک لانے کا شاندار کارنامہ سرانجام تو دے دیا گیا۔

مگر وقت گزرنے پر اعتدال ختم ہو گیا۔ اندھی تقلید اور فضول بحثوں سے نئے موضوعات کو ادبی کفر کا فتوی ملنے پر یہ تحریک زوال کا ایسا شکار ہوئی کہ خشک عقلیت اور سخت اصولوں کے خلاف رومانی شاعر میدان میں اتر آئے۔

موک ایپک

موک ہیروئک ایپک

کامک ایپک

ریپ آف دی لاک انگریزی زبان کی موک ایپکس میں بہترین شاہکار

رزمیہ

پیراڈائز لوسٹ

نقلی رزمیہ

ریپ آف دی لوسٹ

معاشرے کی سیاسی اور سماجی غلطیوں پر طنز

موک کا مطلب ہوتا ہے ہنسی مذاق میں کسی کا مذاق اڑانا، کسی پر طنز کرنا۔

اور ایپک کا مطلب تو آپ کو پتہ ہی ہے، طویل رزمیہ نظم جو کسی ہیرو کی شان میں لکھی جاتی ہے، جو بہت سنجیدہ ہوتی ہے۔

مگر **موک ہیرو ئک ایپک** ایک ایسی طویل نظم **نقلی رزمیہ** ہوتی ہے جو کسی بہت معمولی واقعے کے اوپر لکھی جاتی ہے،

کوئی سنجیدگی نہیں ہوتی۔ یہ طنزیہ اور مزاحیہ طریقے سے لکھی جاتی ہے، تفریح کے لیے۔

طنزیہ انداز میں اس طرح کوئی بات بتائی جاتی ہے، برائی کی جاتی ہے جو دوسرے انسان کو بری نہیں لگتی

اور اسے غلطی کا احساس بھی ہو جاتا ہے۔

یعنی انداز سٹائل ایپک کا ہی رہتا ہے مگر بہت معمولی واقعے کو بڑھا چڑھا کر طنزیہ انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔

مثال موجودہ نظم الیگزینڈر پوپ کی ریپ آف دی لاک، جس کا مرکزی کردار ایک حسین نرم و نازک دوشیزہ ہے۔

مثال میاں بیوی کے درمیان چھوٹا سا جھگڑا ہو جائے تو اسے بڑھا چڑھا کر اس بلند سطح پر پیش کیا جائے

جیسے جان ملٹن نے خدا انسان اور شیطان کے بارے میں عظیم الشان اور بہت طویل نظم لکھ ڈالی۔

یعنی موک ہیرو ئک ایپک میں ہمیں طنزیہ اور مزاحیہ انداز میں بتایا جاتا ہے

کہ ہم معمولی جھگڑوں اور معمولی باتوں کو کس قدر اہمیت دے جاتے ہیں۔

مگر اس کے سٹائل میں ایپک نظم ہی کی طوالت عظمت اور بلندی نظر آتی ہے۔

موک ہیرو ئک ایپک ایک تیر سے دو شکار کرتی ہے۔

یہ شدید طنز کرتی ہے، لوگوں کو ان کی غلطیوں کا احساس دلاتی ہے، مگر اس کے باوجود لوگ اسے پڑھ کر مسکراتے بھی ہیں۔

دراصل موک ہیروئک ایپک کے ذریعے اس دور کے رائٹرز مذاق بھی اڑا رہے ہوتے تھے اصل ایپیک ہیروز کا۔ یعنی ہیرو نے ایسا اہم کارنامہ انجام نہیں دیا تھا کہ اس کے اوپر کئی کتابوں کی رزمیہ نظم لکھ دی جاتی۔ یعنی پرانے زمانے کے عظیم رائٹرز اور کتابوں کی پیروڈی یا نقل کر کے مزاحیہ انداز میں ان کا مذاق اڑاتے تھے۔

موک ہیروئک ایپک میں یا تو ایک بیوقوف قسم کے انسان کو ہیرو کے روپ میں پیش کر دیا جاتا ہے یا پھر معمولی انسان کو بہت زیادہ بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے۔

مثال، ایک پرانی ایپک نظم کے عظیم صلاحیتوں کے مالک ہیرو کی جگہ ایک بیوقوف انسان کو پیش کر دیا جائے تو کتنی مزاحیہ صورتحال بن جائے گی۔

اس کی شروعات اٹلی اور فرانس سے ہوئی اور بعد میں انگریز شاعروں نے بھی یہ لکھیں۔

مثالیں ریپ اور دی لاک

دی بیٹل آف دی فراگ اینڈ مائس، جو ہومر کی ایلیڈ کی پیروڈی میں لکھی گئی.

سپر نیچرل مشینری

مافوق الفطرت عناصر اور مخلوقات

ہر ایک ایپک نظم میں سپر نیچرل مشینری کا استعمال کیا گیا ہے۔

ای لی ایڈ۔ اوڈیسی۔ اے نی ایڈ۔ پیراڈائز لاسٹ۔ شاہنامہ اسلام۔ رامائن۔ مہابھارت

خدا فرشتے دیوتا اور شیطان وغیرہ انسانی کاموں میں مداخلت کرتے ہیں۔

شیکسپیئر کے دو ڈرامے آ مڈ سمر نائٹ ڈریم اور ٹیمپسٹ اس کی سب سے بہترین مثال ہے۔

اس نظم میں بھی سپر نیچرل مشینری کا بہت زیادہ استعمال کیا گیا ہے۔ دیوتا، نیک فرشتے، بدروحیں۔

سپر نیچرل مشینری کے مطابق جب ایک عورت مر جاتی ہے تو اس کی روح آگ پانی ہوا یا مٹی کے اندر شامل ہو جاتی ہے۔

Sylphs

وہ خواتین جو زندگی میں فلرٹ کرتی ہیں، رنگ رنگیلی، چھیل چھبیلی ہوتی ہیں، جب مر جاتی ہیں تو ان کی روحیں ہوا میں رہتی ہیں اور سیلف کہلاتی ہیں۔ وہ موجود تو ہوتی ہیں مگر نظر نہیں آتیں۔

اس نظم میں بہت سارے سیلف ہیں مگر سب سے اہم ایریل ہے۔

Nymphs

وہ عورتین جو زندگی میں شائستہ ہوتی ہیں، اطاعت گزار ہوتی ہیں، شفیق ہوتی ہیں، مرنے کے بعد ان کی روحیں پانی میں چلی جاتی

بڑی دلچسپ بات ہے کہ اس نظم میں کوئی بھی نینف نہیں ہے، ہاں خوبصورت اور حسین لڑکیوں کو یہ نام ضرور دیا گیا ہے۔

Salamander

وہ خواتین جو زندگی میں جھگڑالو ہوتی ہیں، لڑتی جھگڑتی ہیں، مار کٹائی کرتی ہیں، جب وہ فوت ہو جاتی ہیں تو ان کی روحیں آگ میں چلی جاتی ہیں۔

Gnome

Umbrial

سنجیدہ اور مغرور عورتیں جب مر جاتی ہیں تو ان کی روحیں زمین کے اندر رہتی ہیں اور نوم بن جاتی ہیں چھوٹے بونے۔

امبرئل اسی طرح کا نوم ہے۔

نظم لکھنے کے محرکات

الیگزینڈر پوپ نہایت ہی امیر انسان تھے، اعلی طبقہ سے تعلق رکھتے تھے۔

اسی اعلی سوسائٹی میں ایک جاگیر دار امیر لڑکا تھا، **لوڈ پیٹر** اور ایک تھی لڑکی انتہائی حسین و جمیل بہت ہی **امیر ایرابیلا فرور**۔ اس نواب امیر زادے نے حسین و جمیل امیر زادی لڑکی کی طرف پیش قدمی کی مگر لڑکی نے مثبت جواب نہ دیا تو امیر

زادہ لڑکے نے بہت برا محسوس کیا۔ ایک پارٹی میں جب وہ دونوں موجود تھے تو مذاق میں امیر زادے نے اس امیر زادی لڑکی کے بالوں کی ایک لٹ، گچھا کاٹ دیا۔ لڑکی نے اس بات کا بہت ہی زیادہ برا منایا اور بات اتنی زیادہ بڑھی کہ دونوں خاندانوں میں لڑائی شروع ہو گئی۔ ان دونوں خاندانوں کے ایک مشترکہ انتہائی امیر دوست تھے، جان کیرل، جن کی الیگزینڈر پوپ کے ساتھ بھی دوستی تھی۔ انہوں نے دونوں خاندانوں میں مفاہمت کے لیے ایک پلان بنایا کہ اتنی چھوٹی سی بات کا اتنا بڑا بتنگڑ نہیں بنانا چاہیے تھا اور الیگزینڈر پوپ کو مشورہ دیا کہ اس بے وقوفانہ لڑائی کے بارے میں کوئی طنزیہ شاہکار تحریر کریں جس سے دونوں خاندانوں میں صلح ہو جائے۔

پوپ کے ذہین ذہن نے گریک اور رومن طویل نظموں کی طرح ایک طویل طنزیہ نظم لکھنے کا فیصلہ کیا، جس کا مقصد دو خاندانوں کے درمیان صلح کروانا تھا۔ ایک طرف جلد ہی صلح ہو گئی اور دوسری طرف یہ نظم بہترین رزم نگاری کا شاہکار بن گئی جس میں اٹھارہویں صدی کے معاشرے کا مذاق اڑایا گیا ہے اور اس دور کی عورتوں پر بھی شدید طنز کیا ہے۔ مگر اس سے تکلیف پہنچنے کے بجائے چہرے پر مسکراہٹ آ جاتی ہے۔

ریسٹوریشن پیریڈ بحالی کے دور میں خواتین کی ضرورت سے زیادہ فیشن، بناؤ سنگھار، بے وفائیوں کے بارے میں باتیں کی جانے لگی تھیں۔ اٹھارہویں صدی کی ابتدا میں لندن میں جس چیز کا قبضہ تھا وہ خواتین کا حسن اور بناؤ سنگھار تھا چنانچہ الیگزینڈر پوپ نے اپنی نظموں میں سب سے زیادہ اسی چیز پر تنقید کی اور عاشقوں کی بیوقوفیوں کو بھی برا خیال کیا۔

ایریلا بیلا فرور جو اس نظم کی ہیروئن ہیں انہیں بہت خلوص سے یہ بات کہی کے اس کی زلفیں بہت جلد آسمان پر چمکتا ہوا ستارہ بن کر نظر آئیں گی لہذا انہیں لارڈ پیٹر پر غصہ کرنے کے بجائے اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیے جسکی وجہ سے وہ شہرت کی بلندیوں پر پہنچ گئیں۔ کیونکہ بہت جلد ہر محبت کرنے والا ان کی زلف کے اس چمکتے ہوئے ستارے کو محبت کی دیوی وینس سمجھ کر عقیدت سے دیکھے گا اور اس کی وجہ سے ایریلا بیلا فرور کو ہمیشہ ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

Heroic Couplet

What dire Offense from am'rous Causes springs
What mighty Contests rise from trivial Things

یہ نظم ہر ہیروئنک کپلٹ میں لکھی گئی ہے۔ کپلٹ کا مطلب شعر۔ شعر یا بیت دو لائنز پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہر ایک شعر میں وزن و قافیہ کے قصد کے ساتھ لطیف خیال اور حسین محاکات یعنی لفظوں کے پیرہن سے حقیقی تصویر کشی بھی ضروری خیال کئے جاتے ہیں۔ پہلا مصرع مصرع اول اور دوسرا مصرع ثانی کہلاتا ہے۔ دو لائنز کے اندر پورا مفہوم موجود ہوتا ہے اور وزن بھی بالکل برابر۔ ہر شعر یعنی دو لائنز کے آخری دونوں الفاظ میں بہت مماثلت ہو گی۔

ردیف اور قافیہ ایک دوسرے سے مطابقت رکھتے ہیں۔

ہیر وئک کپلٹ سترہ اور اٹھارہ کی صدی میں Heroic Poetry اور Heroic Drama میں بہت زیادہ استعمال کی گئی۔ یعنی یہ عظیم انسان ہیر و کی مشکلات مصائب اور کارنامے بیان کرتی اور

Iambic Pentameter

میں تحریر کی جاتی۔ اس نظم میں ایلگزنڈر پوپ نے یہ تکنیک استعال کی اور دوسری مثال ڈرائڈن کے ہیر وئک ڈرامے۔ سب سے پہلے جوفری چاسر نے اس کا استعمال کیا۔ ڈرائڈن نے اپنے ڈراموں میں بھرپور استعمال کیا مگر الیگزینڈر پوپ نے ریپ آف دی لوک میں اسے فن کی بلندیوں پر پہنچا دیا۔

مثال

What dire Offense from am'rous Causes springs
What mighty Contests rise from trivial Things

نظم کے پہلے شعر کو دیکھیں تو آپ کو stress اور unstress کے پانچ پانچ جوڑے دکھائی دیں گے۔

ہیر وئک کپلٹ کا استعمال عام طور پر عظیم الشان ڈراموں اور رزمیہ شاعری میں کیا جاتا ہے۔

خلاصہ

کینٹو اول

بیلنڈا بہت ہی خوبصورت اور حسین لڑکی اپنے آرام دہ بستر پر نیند میں ایک خوبصورت حسین نوجوان کا خواب دیکھ رہی ہے۔ بہت سی روحیں اس کی حفاظت کر رہی ہیں جن میں سے ایک ایریل بھی ہے مگر وہ پریشان ہے کیونکہ اسے علم ہو چکا ہے کہ بیلنڈا کے ساتھ آج کچھ برا ہو گا۔ مگر اس کے پاس اتنی طاقت نہیں کہ معلوم کر لے کہ کیا برا ہونے والا ہے۔ وہ بیلنڈا کے خواب میں آکر اسے آگاہ کرتی ہے کے آج اسے بہت احتیاط کرنی چاہیے۔ خاص طور پر مردوں سے بہت ہوشیار رہنا پڑے گا کیونکہ آج اس کے ساتھ کچھ برا ہو سکتا ہے۔ حسین لڑکی نے ایک پیارا سا کتا بھی پالا ہوا ہے جو اس کے ساتھ سو رہا ہے۔ شوک

اس کا کتا انگڑائی لے کر اٹھتا ہے اور بیلنڈا کو بھی اٹھاتا ہے۔ سب سے پہلے وہ ان عشقیہ خطوط کو پڑھتی ہے جو اس کے عاشقوں نے اسے لکھے ہیں۔ پڑھنے میں اتنی مدہوش ہو گئی کہ اسے یاد ہی نہیں رہا کہ ایریل نے اسے احتیاط کرنے کا مشورہ دیا ہے کے آج مردوں سے ہوشیار رہنا ہے۔

آج بہت ہی خاص دن تھا۔ بیلنڈا آئینے کے سامنے بیٹھی۔ حسن کی دیوی کی عبادت کرنے کے بعد اپنی ملازمہ جس کا نام بیٹی تھا کی مدد سے اس نے بناؤ سنگھار شروع کیا۔ بے حد حسین لڑکی کے لیے بناؤ سنگھار کا سامان اس کے شایان شان تھا۔ انڈیا سے آیا ہوا، عرب سے آیا ہوا، ہاتھی دانت اور کچھوے کی کھال سے بنی ہوئی کنگھی آدھی سفید آدھی چتکبری، ایسی شاندار خوشبوئیں اور پرفیوم جنہیں سونگھ کر انسان ہوش فراموش کر جائے۔ میک اپ کے سامان کے ساتھ بائبل بھی رکھی ہوئی تھی۔

اتنی معمولی چیزوں کے ساتھ اتنی اہم چیز رکھی ہوئی تھی، یہ دکھا کر الیگزینڈر پوپ کہنا چاہتے تھے کہ معاشرے کے اقدار کتنے گر چکے ہیں۔

بہت ہی دیر تک اس کا بناؤ سنگھار جاری رہا۔ بیلنڈا آئینے کے سامنے مختلف انداز سے مسکرا کر دیکھتی کہ کون سی مسکراہٹ کا جادو زیادہ چل سکتا ہے۔ گال کس قسم کے میک اپ سے زیادہ حسین لگیں گے۔

ایسا لگ رہا تھا کہ اس کی ملازمہ اسے تیار کر رہی ہے۔ لیکن حقیقت میں مافوق الفطرت روحیں یہ سب کچھ کر رہی تھیں۔ بہت سی اس کے لباس کو تیار کر رہی تھیں۔ کچھ بالو پر دھیان دے رہی تھیں۔ کچھ میک اپ کر رہی تھیں۔

خلاصہ

کینٹو دوئم

بناؤ سنگھار کرنے کے بعد بیلنڈا دیگر امیر لڑکوں اور لڑکیوں کے ساتھ کشتی پر دریائے ٹیمز کی سیر کرتی ہے۔ اس کے حسن سے سب متاثر ہیں۔ سب کی نظریں اس پر ہی جمی ہوئی ہیں۔ اس کے سینے پر لٹکتا ہوا کراس سب کی توجہ کا مرکز تھا۔ سب اس کے بوسہ لینے کے خواہشمند تھے۔ اور تو اور جو مذہب کو نہ مانتے تھے وہ بھی اسے دیکھ کر عبادت شروع کر دیتے۔ مگر بیلنڈا کسی کو لفٹ کروانے کے لیے تیار نہ تھی۔ ہاں ہر ایک کو دیکھتی اور اپنے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر دیتی۔ بیلنڈا کی بالوں کی زلفیں لٹیں بہت ہی شاندار لگ رہی تھیں اور قیامت ڈھا رہی تھیں۔

ایک نواب لڑکا بیرن کی بہت شدید خواہش تھی کہ وہ بیلنڈا کے بالوں کی ایک لٹ حاصل کر لے جن میں ایسی کشش تھی جو ہر ایک کو مسحور کر رہی تھی۔ وہ بیرن اگرچہ شاہی خاندان سے تعلق رکھتا تھا مگر ان زلفوں کا اسیر ہو چکا تھا۔ دراصل وہ پہلے سے ہی ان کو حاصل کرنے کا خواہشمند تھا۔ اس نے محبت کی دیوی سے التجا کی تھی کہ اسے کامیابی عطا ہو اور اس میں ایسی ہمت بھر

دے کہ وہ اس قدر عظیم کام سر انجام دے دے۔ بیرن دوسرے لڑکوں اور لڑکیوں کے ساتھ اسی کشتی پر سوار ہے جس میں بیلنڈا موجود ہے۔ سب خوش ہیں اور ایک دوسرے سے باتیں اور مزاق کر رہے ہیں۔

خلاصہ

کینٹو سوئم

خلاصہ

کینٹو چھارم

بیلنڈا اس قدر غصے میں ہے کہ اس کی حالت کو دیکھ کر اس کی محافظ روحیں شور مچانے لگیں اور رونے لگیں۔ بیلنڈا کے بیوقوف بھائی کو کہا جاتا ہے کہ وہ اس لٹ کو واپس دلوائے۔

جبکہ بیرن فتح حاصل کرنے کے بعد اس لٹ کو ہوا میں لہرا رہا ہے، سب کو دکھا رہا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یہ اس کی جیت کا خوبصورت انعام ہے جو ہمیشہ اس کے پاس رہے گا۔

بیلنڈا شدید غصے میں سوچ رہی ہے کہ وہ کیا کرے۔ پھر وہ سوچتی ہے کہ اس طرح تو پہلے بھی بہت سی امیر لڑکیوں کے ساتھ ہو چکا ہے۔ وہ سوچتی ہے کہ کاش آج وہ یہاں پر نہ آتی۔

وہ بالوں کی لٹ کس قدر خوبصورت تھی اور جب سفید گردن پر نظر آتی تو اس گردن اور بالوں کے حسن میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا۔

اور کاٹی بھی تو بالوں کی سب سے خوبصورت ذلف تھی۔ کاش معمولی بال کاٹے گئے ہوتے۔

خلاصہ

کینٹو پنجم

اس قدر بڑے حادثے کو جس نے بھی سنا اس کے آنسوں نکل آئے۔ بیلنڈا کی سہیلیوں کو اس قدر غصہ چڑھا کہ انہوں نے بیرن کے بارے میں برے برے الفاظ کہے۔

ایک خوبصورت لڑکی نے کہا کے حسین لڑکیوں کی اس قدر زیادہ تعریف کرنے کا کیا مقصد ہوتا ہے۔ جبکہ بیوقوف تو بیوقوف عقلمند مرد بھی ان کی وجہ سے بہک جاتے ہیں۔

لڑکیاں اس قدر اپنے آپ کو خوبصورت بناتی ہیں جس کی وجہ سے لڑکے مجبور ہو کر ان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں۔ مگر یہ خوبصورتی تو ہمیشہ رہنے والی چیز نہیں ہے اور ایک دن رخصت ہو جاتی ہے۔ اصل فتح تو اسکی ہوتی ہے جس کا اخلاق اچھا ہوتا ہے، جو پاکیزہ ہوتی ہے۔ بات تو وہ صحیح کہہ رہی تھی مگر اس وقت کوئی اس کی بات سننے کے لیے تیار نہ تھا۔

بیلنڈا نے کہا کہ یہ وقت باتیں کرنے کا نہیں ہے حملہ کرنے کا ہے۔ اور پھر اس نے غصے کی حالت میں حملہ کر دیا۔ شدید لڑائی شروع ہو گئی۔ ہاتھوں سے جھلنے والے خوبصورت نرم و نازک پنکھے سے اور ریشمی کپڑوں کی آوازیں گونجنے لگیں۔ عورتوں کی باریک آوازیں بھی آ رہی تھیں اور مردوں کی بھاری بھی۔

جیسے ہی بیلنڈا کے بیوقوف بھائی نے کلیریسا پر فتح حاصل کرنے کی کوشش کی تو ایک حسین لڑکی کی مدہوش نگاہوں سے وہ بے بس ہو گیا۔ مگر موقع کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے دوبارہ جلد ہی سنبھل گیا۔

بیلنڈا غصے کی حالت میں بیرن کو چٹکیاں لے رہی تھی اور اس کی حالت خراب کر رہی تھی۔ جب وہ پریشان ہوا تو نسوار اس کی ناک میں ڈال دی گئی جس سے اس کی حالت بہت خراب ہو گئی۔ اب وہ چھینکیں مار رہا تھا اور اس کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے۔ اس پر بھی بیلنڈا کا غصہ کم نہ ہوا تو اپنے بالوں سے ایک پن نکال کر بیرن کو چبھو دی۔ وہ درخواست کرتا ہے کہ اسے اتنا زیادہ نہ مارا جائے اور زندہ رہنے دیا جائے تاکہ تمام زندگی محبت کی آگ اسے جلاتی رہے۔

بیلنڈا نے تقاضا کیا کہ اس کے بالوں کی لٹ اسے واپس کر دی جائے۔ لیکن اس لڑائی کے دوران وہ پہلے ہی کہیں گم ہو چکی تھی۔ شاید وہ آسمان پر جا چکی تھی۔

شاعر بیلنڈا کو تسلی دیتا ہے کہ وہ اپنی بالوں کی لٹ کے گم ہونے پر اتنی پریشان نہ ہو کیونکہ شاعری کی دیوی نے اسے بہت زیادہ عزت دے ڈالی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ تمام دنیا میں مشہور ہو گی اور بیلنڈا کا نام شاعری کی دنیا میں ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہے گا۔

****

ایپک کو اردو میں رزمیہ کہا جاتا ہے۔ اس طویل نظم میں موضوع ابتدا میں ہی بیان کر دیا جاتا ہے اور شاعری کی دیوی سے مدد

اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے الیگزینڈر پوپ نظم کا موضوع بیان کر رہا ہے کہ ایک نوجوان نواب نے ایک عورت کے بالوں کی زلف کاٹ ڈالی۔ یہ کام تو محبت اور رومانس میں کیا گیا تھا مگر کسی کو علم نہ تھا کہ اس معمولی سی بات کے کتنے خطرناک نتائج برآمد ہوں گے اور دو خاندانوں کے درمیان کس قدر شدید لڑائیاں شروع ہو جائیں گی۔

ریپ آف دی لاک

کینٹو اول

What dire offence from am'rous causes springs

عشق محبت کے معاملات سے کتنے سنگین نتائج برامد ہوتے ہیں۔

یا

محبت میں انسان کیسی غلط حرکات کر جاتا ہے۔

یا

محبت میں غلط فہمی کے نتائج کتنے خوفناک ہوتے ہیں۔

What mighty contests rise from trivial things

بہت ہی چھوٹی اور معمولی باتوں سے کس قدر بڑی لڑائیاں شروع ہو جاتی ہیں۔

I sing—This verse to Caryl, Muse! is due

پوپ شاعری کی دیوی سے التجا اور درخواست کر رہا ہے کہ یہ نظم لکھنے میں اس کی مدد کرے۔

جان کیرل نے مجھے کہا کہ یہ نظم لکھوں۔

قدیم رزمیہ شاعری میں تو شاعری کی دیوی سے مدد مانگی جاتی تھی۔ مگر چونکہ یہاں طنز و مزاح ہے لہذا وہ مدد ایک انسان جان کیرل سے مانگ رہا ہے۔ اسی شخص سے جس نے اسے نظم لکھنے کی ترغیب دی تھی۔ شاعر دراصل دونوں خاندانوں کا دوست ہے اور ان میں صلح چاہتا ہے۔

This, ev'n Belinda may vouchsafe to view

کیوں کہ بیلنڈا کے لیے یہ لکھی گئی ہے تو وہ اسے ضرور پڑھنے کی زحمت گوارا کرے گی۔

Slight is the subject, but not so the praise

اے شاعری کی دیوی، جو پہلے عظیم ایپک نظمیں لکھی گئی ہیں ان کے مقابلے میں اس کا موضوع، یعنی ایک لڑکی کے بالوں کی لٹ کے کٹنے سے ہونے والی لڑائی اگرچہ بہت ہی معمولی ہے، مگر یہ اس وقت عظیم کام میں تبدیل ہو جائے گا

If she inspire, and he approve my lays

جب بیلنڈا کے دل پر یہ اثر کرے گا۔ اور جان کیرل کہے گا واہ کیا لاجواب شاعری ہے۔

اعلی خاندان کے شریف زادے بیرن، لارڈ پیٹر نے ایک اعلی خاندان کی خوبصورت شریف زادی، بیلنڈا پر حملہ کیوں کر دیا۔ یعنی اس کی بالوں کی لٹ، زلف کیوں کاٹ ڈالی۔

O say what stranger cause, yet unexplor'd

Could make a gentle belle reject a lord

اور وہ کیا وجوہات تھیں جنہوں نے ایک خوبصورت اور شریف لڑکی بیلنڈا کو مجبور کیا کہ وہ اعلی خاندان کے شریف انسان، بیرن، لارڈ پیٹر کو ٹھکرا دے۔

In tasks so bold, can little men engage

وہ نواب جو کہ چھوٹے قد کے تھے، انہوں نے ایسا جان جوکھوں کا اور مشکل کام یعنی اعلی خاندان کی کسی شریف لڑکی کی بالوں کی لٹ کاٹنے کا کام کیسے کیا ہو گا۔

And in soft bosoms dwells such mighty rage

اور یہ کیسے ممکن ہے کہ انتہائی خوبصورت نرم دل رکھنے والی ایک حسین لڑکی کے دل میں اس قدر شدید غصہ بھر جائے۔

ایپک کا ہائی عظیم الشان سٹائل، بھاری بھر کم الفاظ اور موک ایپک کا لو معمولی سبجیکٹ موضوع، غیر اہم واقعہ۔ الیگزینڈر پوپ نظم کی ابتدا میں ہی آسمان اور زمین کو ملا چکے ہیں۔ آگے بھی ملٹن کی عظیم پیراڈائز لوسٹ کی جھلک جگہ جگہ نظر آئے گی۔

1667 پیراڈائز لوسٹ لکھی گئی اور 1712 میں یہ نظم۔ تو اسکے پڑھنے والوں کے لئے پیراڈائز لوسٹ تازہ تھی ذہن میں تھی۔ وہ محسوس کر چکے تھے کہ ایک عظیم کام کو ایک معمولی واقعے سے جوڑتے ہوئے شاعر واقعی عظیم کارنامہ سرانجام دے رہا ہے۔ اور اس چیز سے لطف اٹھایا۔

شاعری کی دیوی سے مدد کی درخواست کے بعد

اب اصل نظم کا آغاز ہوتا ہے

میرے بس میں اگر ہوتا ہٹا کر چاند تاروں کو

میں نیلے آسماں پر بس تیری آنکھیں بنا دیتا

یہاں شاعر اپنے فن کا شاندار مظاہرہ کر رہا ہے۔ ہیروئنک کپلٹ کی ابتدا ہوتی ہے۔

یہ وہ وقت ہوتا ہے جب پالتو کتے انگڑائی لیتے ہوئے اٹھ جاتے ہیں۔ محبت کرنے والے عاشق جنہیں عشق کے معاملات کی وجہ سے رات بھر نیند نہیں آتی وہ بھی دیر سے یعنی بارہ بجے اٹھتے ہیں۔ بیلنڈا نے تین بار گھنٹی بجا کر اپنی ملازمہ کو طلب کیا اور اس کے نہ آنے پر زمین پر اپنے جوتے کو فرش پر مار کر آواز پیدا کی۔ وقت دیکھنے کے لئے گھڑی کا بٹن دبایا تو اس میں سے خوبصورت آواز بلند ہوئی۔

بیلنڈا کے حفاظت کرنے والے فرشتے نے اس کی نیند میں اضافہ کر دیا تھا۔ اس وجہ سے ہی تو وہ پرسکون بستر پر سوئی تھی اور ابھی بھی نرم و ملائم تکیے پر اس کا سر آرام فرما رہا تھا۔ صبح کا حسین خواب ابھی بھی اس کے دماغ میں موجود تھا جسے دراصل بیلنڈا

کے حفاظت کرنے والے فرشتے نے مزید خوبصورت بنا دیا تھا۔ بیلنڈا نے خواب میں آنے والے نوجوان کو یاد کیا جس نے بہترین لباس پہنا ہوا تھا اور اس خواب کو یاد کرتے ہوئے بیلنڈا کے گال سرخ ہو گئے۔ دراصل یہ اس کا محافظ فرشتہ ہی تھا جو

ہزاروں مخلوق ایسا ہی تو کر رہی ہے۔ میری خواہش ہے کہ تم مجھ پر اعتبار کرو۔ یاد کرو کے کیا بچپن میں تمہارے ذہن میں کوئی سہانا تصور، معصوم خیال آیا تھا، تو سمجھ لو کہ وہ ہم ہی تھے۔ ایسی خوبصورت چیزوں کے بارے میں مائیں اپنے بچوں کو اور پادری اپنے ماننے والوں کو بتاتے ہیں۔ وہ ان پریوں کے بارے میں بتاتے ہیں جو ہوا میں رہتی ہیں اور چاند کی چاندنی میں نظر آتی ہیں، یا چاندی کے سکوں کے بارے میں کہانیاں، یعنی اچھے نیک اور معصوم بچوں کے جوتوں میں پریاں چاندی کے سکے تحفے کے طور پر رکھ دیتی تھیں۔ یا خوبصورت سبز دائروں میں رقص کرتی ہوئی تمہارے جیسی ہی خوبصورت معصوم اور کنواری لڑکیوں کے بارے میں تمہیں بتایا گیا جن کی نیک فرشتوں سے ملاقات ہوئی ہو۔ ایسی نیک طاقتوں سے ملاقات جن کے پاس سنہری تاج اور جنت کے پھولوں کی مالائیں ہوتی ہیں۔

بیلنڈا کی حفاظت کرنے والا فرشتہ دراصل اسے یقین دلا رہا ہے کہ وہ اس کا ہمدرد ہے اور اس کی بات کو دھیان سے سنا جائے۔ جس قدر زیادہ تمہاری اہمیت ہے اس اہمیت کا تمہیں احساس کرنا پڑے گا۔ تمہیں دنیا کی فضول چیزوں کی طرف سے دھیان ہٹا کر اپنی طرف دھیان دینا چاہیے، اپنی طرف توجہ کرنی چاہئے۔

کچھ ایسی خفیہ باتیں بھی ہوتی ہیں ایسی سچائیاں جو عقلمند لوگوں سے چھپائی جاتی ہیں پوشیدہ رکھی جاتی ہیں اور صرف معصوم بچوں اور کنواری خوبصورت لڑکیوں کو ان کے بارے میں بتایا جاتا ہے۔ کیوں کہ تم جیسی لڑکی کو ہی تو ان کی اصل ضرورت ہوتی ہے۔ یعنی پریاں اور فرشتے معصوم بچوں اور خوبصورت کنواری لڑکیوں کے پاس آتے ہیں ان کا خاص دھیان رکھتے ہیں۔

جو اپنے آپ کو زیادہ عقلمند سمجھتے ہیں وہ ہم پر اعتبار اور یقین نہ بھی کریں تو ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ معصوم بچے اور خوبصورت لڑکیاں تو ہم پر یقین رکھتی ہی ہیں۔ اور میں تمہیں یہ بھی بتادوں کہ آسمان پر ایک پوری فوج موجود ہے، لاتعداد روحوں کی فوج، جو اگرچہ تمہیں نظر نہیں آتی مگر تمہارے اردگرد موجود ہیں

اور وہ ہمیشہ تمہاری حفاظت کرتی ہیں کیونکہ تم بہت اہمیت کی حامل ہو۔

چونکہ تم جیسی خوب صورت لڑکی کو تھیٹر میں خطرہ ہو سکتا ہے اس لیے تھیٹر کے بوکس میں وہ تمہاری حفاظت کرتی ہیں۔ ہائیڈ

ہیں۔ تمہاری حفاظت کرتے ہوئے جو روحیں ہواؤں میں اڑ رہی ہیں وہ بھی کبھی تمہاری طرح خوبصورت عورتیں ہوتی تھیں۔ ہمارے بھی جسم ہوتے تھے۔ مگر ایک غیر محسوس تبدیلی آئی یعنی موت جس نے ہمیں انسانوں سے روحوں میں تبدیل کر دیا۔ مگر تم یہ خیال بالکل نہ کرنا کہ جیسے ہی ایک عورت مرتی ہے تو فوری طور پر ہی اس کی اداؤں اور بے ہودگیوں کا فوری طور پر اختتام ہو جاتا ہے۔ ان چیزوں میں تو اس کی دلچسپیاں مرنے کے بعد بھی برقرار رہتی ہیں۔ مثال کے طور پر اگرچہ مرنے کے بعد وہ تاش کو کھیل تو نہیں سکتیں مگر جب یہ کھیلا جارہا ہوتا ہے تو وہ دیکھتی ضرور ہیں کہ کون سا پتہ کس کے پاس ہے۔ انہیں یاد ہوتا ہے کہ وہ شاندار گاڑیوں میں کیسے سفر کرتے ہوئے خوشی محسوس کرتی تھیں۔

اور اومبر نامی تاش کے خاص کھیل کھیلنے کی خواہش مرنے کے بعد بھی ان میں برقرار رہتی ہے۔

اب میں بتاتی ہوں کے روحیں بنتی کس طرح ہیں۔ زندگی میں اس کے ساتھ رہنے والی خصوصیات روح میں منتقل ہو جاتی ہیں۔

جو حسین خواتین بہت مغرور ہوتی ہیں جنہیں اپنے حسن پر غرور ہوتا ہے وہ مرنے کے بعد بھی اپنے حسن پر غرور کرتی ہیں۔

بہت زیادہ غصہ کرنے والی عورتیں آگ کے شعلوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ جنہیں آگ کا بھوت آگ میں رہنے والی چھپکلی Salamander کہا جاتا ہے۔

اچھے مزاج کی خواتین جو اطاعت شعار وہ پانی میں رہتی ہیں۔ پانی میں تیرتی ہیں پانی میں تحلیل ہو جاتی ہیں۔ وہ پانی پر ہی انحصار کرتی ہیں اور سمندری دیوی کے ساتھ اپنے ہی عنصر سے بنی ہوئی یعنی پانی سے بنی ہوئی چائے پیتی ہیں۔ جھوٹی نیکی کا دکھاوا کرنے

فلرٹ کرنے والی حسین عورتیں مرنے کے بعد پریاں بن کر ہوا میں اڑتی پھرتی ہیں۔ ہواؤں میں بھی فلرٹ کر رہی ہوتی ہیں۔

یہ سب باتیں وہ محافظ روح بتا رہی ہے جو خود بھی کبھی ایک حسین عورت تھی اور بتاتی ہے کہ جب کوئی نیک اور حسین عورت کسی آدمی کسی لڑکے کو رد کر دیتی ہے مسترد کر دیتی ہے تو یقینی طور پر اس کے پیچھے کسی پری کا ہاتھ ہوتا ہے جو اس کی عاشق ہوتی ہے اور اسے ایسا کہنے پر مجبور کرتی ہے۔ انسانوں کے قوانین روحوں پر نافذ اور لاگو نہیں ہوتے۔ اس لیے اپنی نہ صرف شکل تبدیل کر سکتی ہیں بلکہ جنس کو بھی بدل سکتی ہیں یعنی مرد سے عورت، عورت سے مرد بن سکتی ہیں۔

اور مجھے بتاؤ کہ جب عورتیں جذبات میں بہہ جاتی ہیں تو ان کی عزت کی حفاظت کون کرتا ہے۔ جب وہ محبت سے بھرپور رقص کر رہی ہوتی ہیں، آدھی رات کے وقت نقاب سے چہرے تبدیل کر کے رقص کی محفل میں موجود ہوتی ہیں تو ان پر بری نظر ڈالنے والوں سے ان پر بری نیت رکھنے والوں سے انہیں کون محفوظ رکھتا ہے۔ ہوا میں رہنے والی محافظ پریاں حسین لڑکیوں کو کہاں کہاں نہیں بچاتیں۔ دھوکے باز دوستوں سے، جذباتی عاشقوں سے، دن کے وقت ایک دوسرے سے نظریں ملانے والوں سے، رات کی تنہائیوں میں ہونے والی شہوت بھری باتوں سے بچاتی ہیں۔ اور خواہشات میں بھڑکتے ہوئے دہکتے ہوئے جذبات سے۔ جب حسین لڑکیاں بہکنے لگتی ہیں تو ہوا میں موجود روحیں ان کی حفاظت کرتی ہیں۔

جب موسیقی دل پر اثر کر رہی ہوتی ہے اور رقص جذبات کی وجہ سے بے قابو ہو چکے ہوتے ہیں تو آسمانی عقلمند روحیں ہی ان کی حفاظت کرتی ہیں۔ اگرچہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ حسین عورت کی شرم وحیا اور پاکیزگی کی وجہ سے ہے۔ مگر دراصل اسکی حفاظت پر معمور روح نے اس حسینہ کے دل میں اس کی عزت کا احساس ڈال دیا ہوتا ہے۔

کچھ عورتیں اپنے چہرے کے بارے میں بہت فکر مند ہوتی ہیں یعنی اپنے حسن کا بہت زیادہ خیال ہوتا ہے۔ ان کا مقدر زمین کے اندر رہنے والے بونے جن ہوتے ہیں جن کے قبضے میں وہ رہتی ہیں۔ جب یہ زندہ تھیں تو انہیں اپنی خوبصورتی پر بہت زیادہ ناز تھا اپنے حسن پر غرور کرتی تھیں۔ ان کی خواہشات بہت زیادہ بڑھ چکی ہوتی ہیں کہ ان کی شادی بہت ہی اعلی انسان سے ہونی

ہوتا ہے کہ ہلکی آواز میں کوئی ان کی بہت زیادہ تعریفیں کر رہا ہے۔ ایسی ہی عورتوں کی روحیں مرنے کے بعد حسین لڑکیوں کو خراب کرتی ہیں اور راستے سے بھٹکاتی ہیں۔

سکھاتی ہیں کہ مردوں پر نظروں کے تیر کس طرح چلائے جاتے ہیں۔ جھوٹی شرماہٹ کی ادائیں سکھاتی ہیں۔

اور سکھاتی ہیں کہ خوبصورت نوجوان نظر آئے تو دل کی دھڑکنیں کس طرح بے قابو ہونی چاہئیں۔

(بیلنڈا احتیاط کرو کیونکہ حسین لڑکیاں خود ایسا نہیں کرتیں بلکہ کچھ طاقتیں انہیں ایسا کرنے پر مجبور کر رہی ہوتی ہیں)

جب لوگ سوچ رہے ہوتے ہیں کہ عورتیں راستے سے بھٹک چکی ہیں غلط راستے پر چل پڑی ہیں تو سیلف محافظ روحیں ان کا ساتھ دیتے ہوئے انہیں راستہ دکھاتی ہیں ان کی رہنمائی کرتی ہیں۔ نئے خیالات ان کے ذہن میں ڈالتی ہیں تاکہ وہ جذبات کی رو میں بہہ کر غلط فیصلے نہ کر جائیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ کم عمر حسین لڑکی محبت میں گرفتار نہ ہو، عشق کے جال میں نہ پھنسے۔

حسین لڑکی اپنی شان میں دی گئی دعوت کا، رقص میں شرکت کرنے کا جب انکار کرتی ہے تو اس کی وجہ کون ہوتا ہے۔

جب فلوریو محبت بھری میٹھی گفتگو کرے گا تو کنواری حسین دوشیزہ ضرور گمراہ ہو جائے گی۔

لیکن عظیم ڈیمن ان کی سوچوں کو بہکنے نہیں دیتا۔

حسین لڑکیوں کا غرور میں بھرا ہوا مزاج اور ان کی ادائیں تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ اپنے عشق اتنی جلدی تبدیل کرتی ہیں جیسے دوسرے نوجوان انسان نہ ہوں کھلونے ہوں۔

ایک وگ دوسری وگ کے ساتھ تبدیل ہوتی ہے

اور تلواریں ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ کرتی ہیں

حسین لڑکیوں کی خاطر نوجوان ایک دوسرے سے مقابلہ کر کے انہیں شکست دیتے ہیں۔

شاندار گاڑیاں ایک دوسرے کو راستے سے ہٹاتی ہیں۔

لوگ جب یہ سب کچھ دیکھتے ہیں تو اسے گھٹیا حرکت قرار دیتے ہیں۔ مگر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ دراصل یہ سب کچھ سیلف ہی تو کروا رہے ہوتے ہیں۔ میرا تعلق بھی انہی سیلفس میں سے ہے اور تمہیں آگاہ کر دوں کہ میں تمہاری حفاظت کرتا ہوں۔

اے پاکیزہ اور باحیا حسین لڑکی میں سیلف جو تمہاری حفاظت کر رہا ہوں تمہیں خبردار کرتا ہوں کہ بہت احتیاط سے کام لو۔ میں تمہاری نگرانی پر معمور ہوں اور تمھیں اتنا ہی بتا سکتا ہوں کہ تمہیں سب سے احتیاط کرنے کی ضرورت ہے اور مردوں سے خاص طور پر احتیاط کرنا۔ ان سے دور رہنا۔

سیلف کی گفتگو ختم ہونے پر بیلنڈا کے کتے جس کا نام شوک تھا سوچ رہا تھا کہ اس کی مالکن کافی دیر آرام کر چکی ہے سو چکی ہے۔ وہ چھلانگ لگاتے ہوئے اٹھا اور زبان سے چاٹ کر اپنی مالکن کو جگایا۔

بیلنڈا جاگی اور سب سے پہلے نظر اپنے نام آنے والے محبت نامے پر پڑی۔ بیلنڈا کے عاشق نے اپنے دل کے زخمی ہونے بیلنڈا کے حسن اور عشق کے ہاتھوں براحال ہونے کا ذکر کیا تھا۔ محبت نامے نے اتنا اثر دکھایا کہ اس کے ختم ہونے سے پہلے سیلف کی خواب میں کی گئی احتیاط کے بارے میں وہ سب کچھ فراموش کر چکی تھی بھول چکی تھی۔

بیلنڈا باہر جانے کے لئے تیار ہو رہی ہے

وہ سنگھار میز کے سامنے بیٹھی ہے اور اس کی ملازمہ بیٹی اسے تیار کروا رہی ہے

And now, unveil'd, the toilet stands display'd

Each silver vase in mystic order laid

پہلے بیلنڈا کی ڈریسنگ ٹیبل کا نظارہ ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ بیلنڈا کی سنگھار میز سے کپڑا ہٹایا گیا۔ چاندنی کی شیشیاں یہاں شاندار ترتیب سے روحانی انداز میں رکھی گئی تھیں۔ میک اپ کا بہت ماہر اور جوہری قسم کا انسان ہی اتنی چیزوں کے بارے میں علم رکھ سکتا تھا۔

کیونکہ طنزومزاح شاہ کی نظم ہے اس لیے بیلنڈا کا سنگھار ایسے شروع ہو رہا ہے جیسے کوئی مقدس مذہبی رسم ادا کی جارہی ہو۔

سفید کپڑوں میں ملبوس حسین بیلنڈا نے تعظیم میں ننگے سر پہلے حسن کی دیوی کی شان میں عبادت کی تاکہ اس کے حسن میں مزید اضافہ ہو۔ میک آپ کی ان چیزوں کو استعمال کرنا شروع کیا۔

A heav'nly image in the glass appears,

To that she bends, to that her eyes she rears

اور جلد ہی اس کا حسین سراپا آئینے میں ظاہر ہونے لگا۔ پہلے نظریں نیچی کر کے اپنے جسم کے نچلے حصے کا جائزہ لیا۔ پھر نظریں اوپر اٹھا کر جسم کے اوپر کے حصے کو غور سے دیکھا۔ دراصل جب اس نے شیشے میں اپنے آپ کو دیکھا تو اپنے آپ کو ہی حسن کی دیوی خیال کیا۔

Th' inferior priestess, at her altar's side,

Trembling, begins the sacred rites of pride

میک اپ کی جگہ بیلنڈا کے لیے مقدس جگہ کی مانند تھی جہاں اس کے نزدیک اس کی غریب کنیز بیٹی موجود تھی۔ جس نے اپنے کانپتے ہاتھوں سے اپنی مالکن کے حسن کو نکھارنے کی مقدس رسومات کی ادائیگی شروع کی۔ بیلنڈا کے لیے تو سب سے بڑی عبادت خوبصورت نظر آنا تھا۔

Unnumber'd treasures ope at once, and here

The various off'rings of the world appear

بے شمار خزانے ایک ساتھ کھولے جاتے ہیں۔ یہ چڑھاوے دنیا کے مختلف ممالک سے لائے گئے ہیں۔

From each she nicely culls with curious toil,

And decks the goddess with the glitt'ring spoil

میک اپ کے لیے کون سی چیزیں ضروری ہے اس کا بہت احتیاط سے انتخاب کیا جاتا ہے۔ اور ان چمک دمک کی چیزوں سے

ایک ڈبے میں وہ شاندار اور چمکدار موتی موجود ہیں جو انڈیا سے لائے گئے ہیں۔ ایک ڈبے میں عربستان سے لائی گئی شاندار خوشبوئیں موجود تھیں۔.

The tortoise here and elephant unite,

Transform'd to combs, the speckled and the white

کنگھیاں جو کچھوے کے خول اور ہاتھی دانت سے سفید دھاری دار تیار کی گئی ہیں نکالی جاتی ہیں۔

چمکدار سوئیاں ایک ترتیب میں رکھی ہوئی ہیں۔

میک اپ کی چیزوں کے ساتھ مقدس کتاب بائبل موجود ہے۔ جس کے ساتھ ساتھ محبت کے خطوط بھی رکھے ہوئے ہیں۔

حسن کے تمام ہتھیار حسینہ اپنے جسم پر لگا چکی ہے۔ میک اپ کا ہر ایک ہتھیار اس کے حسن میں مزید اضافہ کر رہا تھا۔ چہرے کو اور زیادہ پر کشش بنانے کے لئے اپنی مسکراہٹ کو مزید بہتر کیا۔ چہرے کے حسن میں چار چاند لگ چکے تھے۔ گالوں کی لالی میں اضافہ کرنے سے چہرے پر سرخی میں اضافہ ہونے لگا۔

بیلنڈا اسے محبت کرنے والی سیلفس نے اسے گھیرے میں لے رکھا ہے اور اسے سجانے میں مصروف ہیں۔ کچھ بال سجا رہی ہیں اور مانگ نکال رہی ہیں۔ کچھ آستین کو تہہ دیتی ہیں۔ کچھ کی توجہ اس کے گاؤن کو ٹھیک کرنے کی طرف ہے۔

بیٹی کی تعریف کی گئی کہ اس نے شاندار کام کیا ہے۔ مگر درحقیقت اس کام کے کرنے میں کسی اور کا ہی ہاتھ تھا۔

کینٹو دوئم

اس دن سے زیادہ روشن چمکدار سورج کبھی کسی نے نہ دیکھا ہو گا جس کی شعاعیں جامنی رنگ کے سمندر پر پر جگمگا رہی تھیں۔

تھے۔ ہر کوئی اس سے قربت کا خواہشمند ہے۔ اس نے جو چمکدار صلیب کا نشان پہنا ہوا ہے وہ اس کے سفید سینے پر نمایاں ہے۔
اگرچہ کافر اور یہودی دونوں ہی اس صلیب کے نشان کو نہیں مانتے لیکن چونکہ بیلنڈا کے حسین سینے پر موجود ہے اس لیے یہودی اسے چومنے اور کافر اس کی پوجا کرنے کے لیے بھی تیار تھے۔(صلیب یعنی مذہب کے نشان کو حسن کے نشان کی جگہ استعمال کیا جا رہا ہے اور حسن کے سامنے ہر ایک کا ایمان ڈگمگا سکتا ہے)

بیلنڈا کے تیز دماغ کا اس کی تیز آنکھوں سے اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔ دماغ آنکھوں کی طرح ہی چوکنا تو تھا مگر آنکھوں کی طرح ہی کسی ایک پر توجہ مرکوز نہ رکھنے والا۔ بیلنڈا نے کسی کی طرف بھی زیادہ توجہ نہ دی مگر ہر ایک کو مسکرا کر ضرور دیکھا۔ اس طرح کسی کو قریب آنے اور عشق کے اظہار کی تو اجازت نہیں دی لیکن یہ خیال بھی رکھا کہ کسی کو برا محسوس نہ ہو۔ اس کی چمکدار آنکھیں جس کسی پر پڑیں تو سورج کی طرح وہ بھی اس چمک کو برداشت نہ کر سکیں۔ جس طرح سورج ہر ایک پر یکساں مہربانی سے اپنی روشنی بکھیرتا ہے اسی طرح بیلنڈا بھی سب پر اپنا حسن یکساں تقسیم کر رہی تھی۔ ہر ایک سے مسکرا کر گفتگو کر رہی تھی۔

اگرچہ حسن اپنی پوری شان و شوکت سے جلوہ گر ہے مگر مٹھاس بھری گفتگو میں غرور کا عنصر نظر نہیں آ رہا تھا۔

خوبصورت حسین لڑکیوں کی کمزوریوں اور خامیوں پر ان کی خوبصورتی اور حسن پردہ ڈال دیتے ہیں۔

بیلنڈا کی غلط حرکتیں برائیاں اور عورتوں والی خامیاں تھیں بھی تو اس کا حسین چہرہ ان سب کو فراموش کروا دیتا۔

حسین بیلنڈا نے پوری دنیا کے عاشقوں کو تباہ وبرباد کرنے کے لیے بالوں کی دو خوبصورت لٹیں زلفیں بنا رکھی تھیں جو پوری شان و شوکت کے ساتھ بالوں سے لٹک رہی تھیں۔ بہت ہی شاندار طریقے سے بل کھاتے ہوئے سجی ہوئیں۔

قید میں گرفتار ہو سکتے تھے۔

جس طرح پرندوں کو پکڑنے کے لیے گھوڑے کے بالوں سے جال تیار کیا جاتا ہے، بالوں سے بننے والی لکیریں دیکھ کر مچھلیاں حیران ہو جاتی ہیں اسی طرح مرد بھی بالوں کے حسن میں گرفتار ہو جاتے ہیں پھنس جاتے ہیں۔ حسن بھی تو جو بال کی طرح نازک ہی ہوتا ہے مردوں کو اپنے جال میں پھنسا لیتا ہے۔

بیرن امیر نوجوان جو خطروں میں کھیلنے کا عادی تھا اس نے ان حسین بالوں کی لٹوں کو دیکھا۔ اس کی بہت تعریف کی اور سوچنے لگا کہ یہ تو ایک خزانہ ہے جسے وہ ضرور حاصل کرے گا۔ دراصل اس خزانے کو حاصل کرنے کے لئے تو اسے ایک مکمل جنگ کی تیاری کرنی تھی۔ وہ سوچنے لگا کہ طاقت سے حاصل کرے یا چالاکی اور دھوکے بازی کی مدد سے۔ کیوں کہ جب کسی عاشق کو کامیابی حاصل ہوتی ہے تو اس سے یہ نہیں پوچھا جاتا کہ وہ اس نے دھوکا دے کر چالاکی سے حاصل کی یا طاقت کی وجہ سے اس کے حصے میں یہ کامیابی آئی۔ سورج غروب ہونے سے پہلے اس نے بہت سی دعائیں مانگیں۔ مہربان آسمان بلکہ تمام آسمانی طاقتور دیوتاوں کی پرستش کی۔ وہ محبت کے دیوتا کی خاص طور پر عبادت کر رہا تھا اور اس کے لئے ایک عبادت گاہ قربان گاہ تعمیر کی۔ شاندار جلد کی ہوئی بارہ فرانسیسی محبت کی کتابیں اس قربان گاہ میں رکھیں۔ تین عدد موزہ بند، دستانے، لڑکیوں کے ساتھ محبت میں کامیابی کے ثبوت اور نشان، محبت ناموں سے اس قربان گاہ میں آگ لگا دی۔ اس آگ میں تیزی لانے کے لئے تین محبت بھری آہیں بھر کر اس آگ کی شدت میں اضافہ کیا۔ پھر درخواست کرتی ہوئی پرجوش نگاہوں کے ساتھ اس کے سامنے سینے کے بل لیٹ گیا۔ وہ دعا کر رہا تھا کہ دیوتا اس کی مدد کریں تاکہ اس خزانے کو جلد از جلد حاصل کر سکے۔ بیرن کی آدھی دعا دیوتاؤں نے سن کر قبول کر لی اور باقی ہواؤں نے فضاؤں میں بکھیر دی، ہواؤں میں منتشر ہو گئی۔

حسین بیلنڈا خوبصورت بادبان والی کشتی میں دریائے ٹیمز کے ساکن پانی میں سیر کر رہی تھی بغیر کسی فکر کے۔ سورج کی کرنیں جب بہتے ہوئے پانی پر پڑتیں تو لگتا جیسے کانپ رہی ہوں۔ تھرتھرا رہی ہوں۔ دلوں کو خوشی دینے والی موسیقی ہواؤں میں پھیل رہی تھی، آسمان کی بلندیوں تک جا رہی تھی اور پانی کے ساتھ اس موسیقی کی آواز کم ہونے لگی۔

پانی کی لہریں آرام سے سفر کر رہی تھیں اور مغرب سے آنے والی ہوائیں ان لہروں کو چھیڑ رہی تھیں۔ ان سے مذاق کر رہی تھیں۔ بیلنڈا جیسے ہی مسکرائی تو تمام دنیا اس کے ساتھ مسکرانے لگی۔ سب لوگ خوش ہو گئے۔

خیال موجود تھے۔ آنے والا حادثہ اس کے سینے پر ایک بڑے بوجھ کی طرح موجود تھا۔ اس نے ہوا میں رہنے والی اپنی ساتھی روحوں نرم و نازک حفاظتی فوج کے دستے کو بلا لیا۔ چمکدار پروں والی روحیں کشتی کے بادبانوں کے گرد جمع ہو کر اڑنے لگیں۔ وہ ہلکی آواز میں سرگوشیاں بھی کر رہی تھیں۔

مگر نیچے موجود لوگوں کو وہ سرگوشیاں صرف ہوا کے جھونکے معلوم ہو رہے تھے۔

محافظ روحوں کا تعارف

ان میں سے کچھ روحوں نے سورج کے سامنے اپنے چھوٹے چھوٹے پروں کو کھول لیا۔ جبکہ کچھ ہوا میں تیر رہی تھیں اڑ رہی تھیں اور سنہرے بادلوں میں غوطے لگا رہی تھیں۔ ان کے شفاف شیشے کی مانند صاف اور باریک جسم انسانی آنکھیں دیکھنے سے قاصر تھیں۔ یعنی وہ انسان کو نظر نہیں آ رہی تھیں۔ ان کے جسم پانی جیسے سیال مادے سے بنے ہوئے تھے جو تقریباً سورج کی روشنی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ کیا سورج کی روشنی میں سیال مادے سے بنے ہوئے ان کے جسم پگھل رہے تھے۔ ان کے لباس آسمان کے بہترین رنگوں کو آپس میں ملانے سے تیار کیے گئے تھے جو بہت ہی ہلکے پھلکے تھے جیسے مکڑی کے جالے۔ اور شبنم کے قطروں کی طرح ہوا میں اڑتے ہوئے جگمگاتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔ ان پر روشنی پڑنے سے ہر طرف قوس قزح کے رنگ بکھر جاتے۔ سورج کی کرنیں ان کے پروں پر اپنی روشنی ڈالتیں وہ اپنے پر ہلاتے لہراتے تو ان پروں کے رنگ تبدیل ہو جاتے۔ خوبصورت بادبانوں کے ارد گرد ایک دائرے کی صورت میں وہ ہوا میں گھوم رہے تھے اڑ رہے تھے جس سے خوبصورت روشنی آ رہی تھی۔ اس دائرے کے درمیان بادبان کے اوپر سب سے اعلیٰ رتبے والا سربراہ ایریل موجود ہے۔ جس نے اپنے جامنی رنگ کے پر کھول کر سورج کی جانب کیئے۔ نیلے رنگ کی چھڑی کو اٹھا کر اس نے خطاب شروع کیا۔

اریل کا خطاب

اے میرے ساتھیو نر اور مادہ محافظ روحوں، اے جنات اے پریو، اے بد روحوں، اے بھوتو یعنی مافوق الفطرت غور سے سنو کہ تمہارا سربراہ کیا کہہ رہا ہے۔ تمہارے ذمے کائنات میں جو کام لگائے گئے ہیں ان سے تم بہت اچھی طرح واقف ہو۔ جو عظیم

ہلکی پیلی روشنی میں ان ستاروں کا پیچھا کرتی ہیں جو رات کو ٹوٹتے ہیں اور نچلی فضاؤں کی دھند کو چوسنا ان کا کام ہے۔ پھر اپنے پر قوس قزح کے رنگین رنگوں میں ڈبوتی ہیں۔ یا موسم سرما میں سمندر میں شدید طوفان لے کر آتی ہیں اور کھیتوں میں بارش برسانے کا کام بھی تو انہی کے ذمے ہے۔ ان میں سے کچھ زمین پر انسانوں کی نگرانی کر رہی ہوتی ہیں۔ وہ دیکھتی ہیں کہ ان کے طور طریقے کیسے ہیں۔ انسانوں کے اعمال کیسے ہیں۔ انسانوں کے کاموں میں اعمال میں ان کی رہنمائی بھی کرتی ہیں۔ ان میں سے سب سے بلند مقام پر موجود روح اس قوم کی حفاظت کرتی ہے فلاح و بہبود کی ذمہ دار ہے۔ برطانیہ کی مملکت اور اس کے تخت و تاج کی حفاظت کی بھی ذمہ داری ان کی ہی ہوتی ہے۔

حسین نوجوان لڑکیوں کی حفاظت کرنا ہمارا عاجزانہ کام ہے۔ اگرچہ یہ اتنی اہمیت کا حامل نہیں مگر اس میں دلچسپی ضرور ہے۔ تیز ہوا اندھی جھکڑ جب کسی حسین لڑکی کے گالوں سے پاؤڈر ہٹانے کی کوشش کرتی ہے تو ہم اس کام میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ ہمارا ہی تو کام ہے کہ پرفیوم کی بوتلوں سے خوشبو نہ اڑنے دیں۔ ہم ہی بہار میں اگنے والے پھولوں سے تازہ رنگ حاصل کرتے ہیں۔ قوس قزح کے رنگوں کو برسنے سے پہلے ہم چرا لیتے ہیں۔ خواتین کے بالوں کو خوبصورت بناتے ہیں۔ ان میں بل ڈالتے ہیں۔ ان کی شرمیلی مسکراہٹیں ہم پیدا کرتے ہیں۔ ہماری وجہ سے ہی تو حسین لڑکیاں اپنی تعریفیں کروانا چاہتی ہیں۔ ان کے خیالوں میں آکر ہم مختلف قسم کے خیالات پیدا کرتے ہیں جس کی وجہ سے وہ اپنے کپڑوں کے شاندار اور نئے ڈیزائن بنوانے کی خواہش کرتی ہیں۔

مگر میں آج صبح سے محسوس کر رہا تھا کہ حسین بیلنڈا کے ساتھ کچھ برا ہونے والا ہے۔ اس لیے ہمیں بہت زیادہ احتیاط سے اس کی حفاظت اور نگرانی کرنی ہے۔ شاید کوئی آفت آئے گی۔ کوئی سختی سے برا کام کرے گا یا دھوکہ دے گا۔ مگر یہ بری چیز کیا ہو

گی، کب آئے گی، کہاں سے آئے گی یہ قسمت نے ہمیں نہیں بتایا۔ ہو سکتا ہے کہ بیلنڈا کی عزت پر حرف آئے، وہ عزت گنوا

Zephyrettaزیف ریٹا

بیلنڈا جو پنکھا جھل رہی ہوتی ہے تم اس کی حفاظت کرو گی

Brillanteبری لینٹ

کانوں میں لٹکتی خوبصورت بالیوں کی حفاظت تمہارا کام ہے

Momentillaمومین ٹیلا

تم نے اس کی گھڑی کی حفاظت کرنی ہے

Crispissaکرس پی سا

بالوں کی ان حسین لٹوں کی نگرانی کرے گی جو بیلنڈا کو بہت عزیز ہیں

Arielایریل

کی ذمہ داری اس کے پالتو کتے شوک کی حفاظت کیونکہ بیلنڈا کے نزدیک اسکے کتے کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔

اور مہارت میں سب سے آگے پچاس محافظ روحیں اس کے Petticoat کی حفاظت کریں گی۔

دراصل یہ تو ایسی چیز ہے کہ اجاکس کی بہت مضبوط ڈھال جس کے اوپر سات تہیں چڑھائی جاتی ہیں اور اسے بہت مضبوطی سے ان صندوقوں میں محفوظ کر دیا جائے جو وہیل مچھلیوں کی ہڈیوں سے تیار کئے گئے ہوں پھر بھی اس کی حفاظت نہیں ہو پاتی۔ یعنی یہ Petticoat عصمت کی حفاظت کے لئے اگرچہ سات تہوں والی ڈھال کی طرح ہے مظبوط اور سخت وہیل مچھلی کی پسلی کی ہڈیوں سے بنایا ہوا اور مظبوطی سے بند کیا گیا تو حفاظت پر مامور پچاس روحیں اس کے اردگرد ایک مضبوط دیوار کی طرح Petticoat کے اردگرد کے علاقے میں حفاظت کے لیے موجود رہیں گی۔

(طنز کرتے ہوئے بیلنڈا کا پیٹی کوٹ عظیم ہیرو آجاکس کی سات تہوں والی مظبوط ڈھال اور ایکی لیز کی عظیم الشان ڈھال کی طرح اہمیت کا حامل دکھایا گیا ہے۔ بیلنڈا مزاحیہ طور پر ایک عظیم الشان ہیرو جیسی ہی دکھائی جا رہی ہے کہ جس طرح عظیم

ہیرو کی ڈھالیں انکی زندگی کے لئے اہمیت کی حامل تھیں اسی طرح بیلنڈا کا پیٹی کوٹ اسکی عصمت کے لئے نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ عظیم ہیرو کی زندگی اور بیلنڈا کی عصمت کی حفاظت برابر کی اہمیت رکھتی ہے۔)

جاسکتی ہے یا اسے سوئیاں چبھونے کی سزا بھی دی جاسکتی ہے۔ سوئی کے ساتھ اس میں سوراخ کیے جاسکتے ہیں۔ کڑوے پانی کی جھیل میں ڈوبنا اس کا مقدر بن سکتا ہے۔ یا بالوں میں لگانے والی سوئی میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے پروئی جاسکتی ہے لٹکائی جاسکتی ہے۔ جس سوئی میں وہ لٹکائی اور پروئی جائے گی وہاں گوند اور رنگ وروغن میں وہ چپک جائیں گی تاکہ اپنے نازک ریشمی پروں کو پھڑپھڑانے کے باوجود وہاں سے فرار نہ ہوسکیں۔ یا پھر پھٹکری سے تیار کردہ محلول سے ان کے جسموں کو باریک کردیا جائے گا اور وہ سکڑنے کے بعد اپنی خوشبو سے محروم ہوکر ایسے ہوجائیں گی جیسے مرجھائے ہوئے پھول۔

یا Ixion کی طرح اسے بدنصیبی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ شدید تکلیف دینے کے لیے اسے گھومتے ہوئے آگ کے پہیئے میں باندھ دیا جائے گا۔ چاکلیٹ کو جلایا جائے گا اور اس کے دھوئیں میں وہ جھلسائی جائے گی۔ نیچے جلتی ہوئی بھیانک آگ اسے خوفزدہ کر رہی ہوگی۔

ایریل کی بات ختم ہونے پر محافظ روحیں اپنے کام پر پہنچ گئیں۔ کچھ نے بیلنڈا کو اپنے حصار میں لے لیا اور کچھ اس کے حسین بالوں کی حفاظت کرنے لگیں۔ کچھ اس کی حسین بالیوں سے لپٹ چکی تھیں۔ کسی خوفناک حادثے کے انتظار میں ان کے دل تیزی سے دھڑک رہے تھے۔ وہ سخت پریشان اور فکرمند تھیں کانپ رہی تھیں اور انتظار کررہی تھیں کہ دیکھیں قسمت میں کیا لکھا ہے۔

کینٹو سوئم

الیگزینڈر پوپ اس کینٹو کی شروعات میں اپنے معاشرے میں موجود اشرافیہ کے بارے میں بتارہے ہیں کہ انکی زندگی گزارنے کا انداز کیسا تھا۔

بیلنڈا اپنی کشتی میں سفر کرتی ہوئی ان گھاس کے میدانوں سبزہ زاروں میں پہنچ چکی ہے جہاں پھول ہمیشہ اپنی بہاریں دکھاتے رہتے ہیں۔ شاندار دریائے ٹیمز کے کنارے پر، اس کے پانی پر وہاں موجود بلند و بالا میناروں کا عکس نظر آرہا ہے۔ وہاں ایک

جاتے ہیں۔ عظیم ذہن بہت اہمیت کی باتوں کے ساتھ معمولی غیر اہم باتوں پر بھی دھیان دے رہے ہوتے ہیں۔ یعنی وہاں کا حال خراب ہے۔ عظیم ملکہ این جو تین عظیم الشان سلطنتوں انگلینڈ سکاٹ لینڈ آئرلینڈ پر حکمرانی کرتی ہے بعض اوقات یہاں پر آتی ہے اور ذہین دماغوں کے ساتھ مختلف مسائل پر مشورہ ہوتے ہیں۔ اور کبھی صرف وقت گزارنے غیر اہم معاملات یعنی چائے وغیرہ پینے کے لئے یہاں پر آتی ہیں۔

بہادر جنگجو نوجوان اور بیلنڈا کی طرح حسین و جمیل لڑکیاں بھی یہاں پر موجود ہوتی ہیں تاکہ اعلیٰ شاہی دربار کی شان و شوکت کے درمیان وقت گزار سکیں۔ ان لوگوں کا وقت بہت قیمتی ہوتا ہے مگر وہ ان بے مقصد اور غیر اہم باتوں میں وقت گزارتے ہیں کہ رقص کی محفل کون منعقد کر رہا ہے اور کس کا یہاں زیادہ آنا جانا ہوتا ہے۔ وہاں موجود کچھ لوگ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ہماری ملکہ بہت عظیم الشان ہیں اور کچھ مشرقی ممالک انڈیا وغیرہ سے لائے گئے پردوں کی تعریف میں وقت ضائع کر رہا ہے۔ وہاں موجود کچھ لوگ خواتین کے حسن کی تعریف میں مصروف ہیں۔ حسین آنکھیں آنکھوں ہی آنکھوں میں کس طرح اشارہ کر جاتی ہیں پیغام دے جاتی ہیں۔ یعنی اہم جگہ پر اہم لوگ تو موجود ہیں مگر بہت معمولی باتوں میں مصروف ہیں۔ گفتگو کے دوران دوسرے لوگوں کی عزت اچھالی جاتی ہے عزت خراب کی جاتی ہے۔ ایسی فضول باتوں کے دوران جب وہ وقفہ کرتے ہیں تو مرد تمبا کو سونگھنے کے لیے یا حسین خواتین پنکھا جھلنے کے لئے۔ لوگ ایک دوسرے سے آنکھیں چار کر رہے ہیں گنگنا رہے ہیں اور ہنسی مذاق کر رہے ہیں۔

شام کا وقت ہونے کے قریب ہے۔ سورج ڈھلنے لگا ہے اور اس کی گرم کرنیں اب زمین پر ترچھی پڑ رہی ہیں۔ انصاف کے رکھوالے جج وہاں پر موجود ہیں۔ مگر چونکہ انہیں بھوک لگ رہی ہے اس لئے تفصیل میں جائے بغیر وہ لوگوں کے موت کے پروانے پر تیزی سے دستخط کر دیتے ہیں اور کئی بدقسمت صرف اس لئے پھانسی پر لٹکا دیئے گئے کیونکہ بھوکے ججوں انصاف کے رکھوالوں کو گھر جانے کی جلدی تھی تاکہ وہ پیٹ کی آگ بجھا سکیں۔ یعنی اہم منصب پر موجود لوگ اپنے فرائض سے غافل ہیں۔

شام کا وقت شروع ہونے والا ہے۔ تاجر اسٹاک ایکسچینج میں تجارت کے بعد واپس آرہے ہیں تاکہ آرام کر سکیں۔ خواتین اتنی دیر سے اپنے آپ کو میک اپ کرنے میں مصروف تھیں کے اب انہیں تھکن کا احساس ہو رہا تھا اور اب اپنا حسن لوگوں کو

ہو۔ بیلنڈا دو امیر نواب نوجوانوں سے ملاقات کرنے مقابلہ کرنے کے لیے بے چین تھی۔ وہ اومبر نامی تاش کھیلنے میں ماہر تھی اور اسی لیے دونوں امیر نوجوانوں کو اس کھیل میں شرکت کی دعوت دی جن میں بیرن بھی شامل تھا۔ بیلنڈا کو اپنی فتح کا یقین ہے اس لیے بہت زیادہ خوش ہے جوش میں ہے۔

موک ایپک میں الیگزنڈر پوپ اب ایک شاندار نقشہ کھینچنے والے ہیں۔ جس طرح میدان جنگ میں فوجیں ایک دوسرے سے جنگ میں مصروف ہوتی ہیں اسی طرح حسین لوگ اپنی جنگیں تاش کے کھیل کے دوران لڑتے ہیں۔ بادشاہ ملکہ سپاہی سب ہی تاش کے اس کھیل میں موجود ہوتے ہیں۔ بیلنڈا اور دوسرے دو امیر نوجوان اپنے ہتھیاروں یعنی تاش کے پتوں کو تیار کرتے ہیں۔ تینوں کے ہاتھوں میں نو نو مقدس تاش کے پتے موجود ہیں۔

بیلنڈا نے جیسے ہی تاش کے پتے اپنے ہاتھ پر پھیلا ہے تو اس کی حفاظت پر معمور ایریل تاش کے ہر اہم پتے کے قریب پہنچ چکا تھی۔ Matadore جو کہ سب سے اہم پتا تھا اس پر ایریل بیٹھ چکا تھا۔ پھر باقی محافظ روحیں بھی اپنی حیثیت اور مرتبہ مقام کے مطابق مختلف پتوں پر بیٹھ گئیں۔ کیونکہ زندگی میں وہ یہ کھیل کھیلتی تھیں اس لیے اس کے بارے میں مکمل علم تھا۔ زندگی میں تو یہ کھیل انہیں بہت ہی اچھا لگتا تھا اور شوق سے کھیلتی تھی۔

تاش کے کھیل کے پتوں میں موجود چار بادشاہ بہت ہی عزت کے قابل ہیں۔ ان کی سفید مونچھیں ان کے تجربے کار ہونے کا ثبوت ہیں اور داڑھی دو شاخوں میں بٹی ہوئی ہے۔

چار بادشاہ ہیں اور اسی طرح چار ملکائیں بھی وہاں پر موجود ہیں۔ اپنے ہاتھوں میں پھول اٹھائے ہوئے۔ جو ان کے بلند مرتبہ اور شریف ہونے کا ثبوت دے رہے ہیں۔

تاش کے پتوں پر چار ملازم، وفادار غلام چھوٹے تنگ کپڑوں کے ساتھ موجود ہیں۔ جن کے سروں پر ٹوپی اور ہاتھوں میں ہتھیار ہیں۔ مختلف رنگوں کے اور پتے بھی موجود ہیں۔ چمکتے ہوئے اپنی جگمگاہٹ کے ساتھ۔ میز پر مخملی کپڑا موجود ہے اور وہ لوگ

سیاہ رنگ کے پتوں کو آگے بڑھایا جو کالے افریقی حبشیوں کے سردار لگ رہے تھے۔

Spadillio جسے کوئی شکست نہیں دے سکتا تھا آگے بڑھا اور اپنے سامنے موجود دونوں دشمنوں کو ہرا دیا۔ پہلا مقابلہ وہ جیت چکا تھا۔

Manillio نے کئی دشمنوں کو ہراتے ہوئے میدان جنگ سے فتح یاب واپس آیا۔

Basto کو میدان میں آنے کے بعد زبردست مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر پھر بھی Trump اور ایک معمولی کارڈ سے فتح حاصل کی۔ پھر ایک بوڑھا بادشاہ اپنی شاندار تلوار کے ساتھ سامنے آیا۔ Spades اپنے سفید بالوں کے ساتھ مقابلے کے لئے موجود تھا۔ اس کے ایک پیر کا تھوڑا حصہ نظر آ رہا تھا۔ باقی حصہ اس کے رنگین کپڑوں نے چھپایا ہوا ہے۔ عظیم بادشاہ سے بغاوت کرتے ہوئے اس کے ایک غلام نے مقابلہ کرنا چاہا۔ مگر بادشاہ کے غیض و غضب کا نشانہ بنا۔

کی جنگ Loo جو کہ حقیقت میں بہت طاقتور تھا نہایت اہم تھا، جس کے ہاتھوں کئی بادشاہ اور ملکہ شکست کھا چکے تھے اور Pam میں کئی افواج اس کے ہاتھوں برباد ہوئی تھیں۔ جنگ کے اس حصے میں وہ بھی اپنے آپ کو خراب حالات میں محسوس کر رہا تھا۔ نے اسے بھی شکست دے دی اور وہ اسکے سامنے گر چکا تھا۔ بیلنڈا اپنے سامنے موجود دونوں مقابلہ کرنے والوں کو Spades

کے بادشاہ سپیڈز کے مقابلے میں ملکہ نے حکم کا پتہ رکھا اور جنگجو بہادر ملکہ کے ہاتھوں مغرور آنکھوں اور وحشی ظالمانہ تکبر رکھنے والا Club کا ظالم بادشاہ نہ بچ سکا اور شکست کھائی۔ جس کے سر پر ایک بہت بڑا تاج تھا اور اس کے بھاری بھر کم ہاتھ پاؤں والے جسم کے حصے ادھر ادھر پڑے ہوئے تھے۔ اس کی شاندار شاہی عبا خلعت اس کے پیچھے پھیلی ہوئی تھی۔ یہ تو ایسا عظیم بادشاہ تھا جو تمام دنیا پر حکمرانی کر سکتا تھا۔ اسے فتح کرنے کے بعد بیرن جنگ کے میدان میں اپنے Diamonds سامنے لایا۔ بادشاہ مکمل سجا ہوا اور تیار تھا مگر اس کا آدھا چہرہ نظر آرہا تھا اور اپنی جگمگاتی ہوئی خوبصورت ملکہ کی بھرپور طاقت کے ساتھ بیلنڈا کی ادھر ادھر بکھری ہوئی فوج پر فتح حاصل کرلی۔

بیلنڈا کی افواج جن میں

Hearts, Diamonds, Clubs

شامل تھے شکست کھاتے ہوئے ادھر ادھر خراب حالت میں موجود تھے۔ سبز میدان میں بے ترتیبی اور بدنظمی سے بکھرے پڑے تھے۔ جیسے کوئی فوج ہارنے کے بعد شکست کھانے کے بعد فرار ہو رہی ہو۔ جیسے جنگ میں شکست کھانے کے بعد ایشیا کے فوجی یا افریقہ کے حبشی فوجی میدان جنگ سے بھاگ گئے تھے۔ جب عادتیں اور رنگ مختلف ہوں تو مشکل حالات میں کچھ لوگ ایسے ہی فرار ہوتے ہیں۔ اور اس طرح کی فوجیں غیر منظم طریقے سے بھاگتی ہیں۔ ان کی قسمت میں شکست لکھی ہوئی تھی اور اب ان کی لاشیں ایک دوسرے کے اوپر پڑی ہوئی تھیں۔ بیرن نے ایک اور کارڈ سامنے کیا یعنی Diamonds کے غلام نے عیاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے' Queen of Hearts پر فتح حاصل کرلی۔

حسین کنواری بیلنڈا نے یہ دیکھا تو غصے اور افسوس میں اس کے گالوں کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ اب وہاں سرخی کے بجائے کمزوری اور اداسی موجود تھی۔ اسے اپنی شکست صاف نظر آ رہی تھی اور وہ کانپ رہی تھی۔ وہ دیکھ چکی تھی کہ تباہی و بربادی اس کا مقدر ہے۔ بد نظمی اور بے ترتیبی کے ان حالات میں قسمت صرف کسی خاص ترکیب سے ہی تبدیل ہو سکتی تھی۔

اس مرحلے پر Ace of Hearts تیزی سے آگے بڑھا۔ بیلنڈا نے King چھپایا ہوا تھا۔ اس کی ملکہ کو گرفتار کیا گیا تھا تو انتقام کے طور پر وہ اچھے اور مناسب وقت کا انتظار کر رہا تھا۔ گرے ہوئے Ace of Hearts پر اس نے شدید حملہ کیا۔

حسین کنواری بیلنڈا کی خوشی میں اتنی بلند چیخ کی آواز سنائی دی جس کی گونج آسمان تک گئی۔

جس کی بازگشت دیواروں جنگلوں اور دریاؤں سے ٹکرائی۔ یعنی سب ہی اس کی فتح کی خوشی میں شریک نظر آ رہے تھے۔

بیلنڈا تاش کا کھیل جیت چکی ہے اور اب الگزینڈر پوپ کہہ رہے ہیں کہ انسان بہت کم عقل اور بے وقوف ہوتے ہیں۔ جنہیں یہ علم نہیں ہوتا کہ قسمت ان کے ساتھ کیا کھیل کھیل رہی ہے۔

انسان قسمت پر بہت یقین رکھتا ہے۔ جتنی جلدی خوش ہوتا ہے اتنی ہی جلدی اداس بھی ہو جاتا ہے۔

ہمارے یہ اعزازات ہم سے جلد ہی جدا کر دیے جائیں گے

اور فتح کے جس دن پر ہم جشن منا رہے ہیں وہ ہمارے لئے منحوس اور ناکام دن میں تبدیل کر دیا جائے گا۔

بیلنڈا تم بہت بے وقوف ہو جو اپنی فتح کا اتنا زیادہ جشن منا رہی ہو۔ قسمت نے تمہیں کامیابی دلا کر سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے محروم کر دیا ہے۔ ہارتے ہوئے تمہارے چہرے پر اداسی چھا چکی تھی اور جیت جانے کے بعد تمہاری خوشی کی چیخیں تمام عالم کو

سنائی دیں۔ تم جتنی جلدی اداس ہوتی ہو اتنی ہی جلدی خوش بھی ہو جاتی ہو۔ مگر ابھی جیت کا جو اعزاز تمہیں حاصل ہوا ہے جلد ہی تمہیں اس سے محروم کر دیا جائے گا۔ تمہاری اس جیت میں ایک منحوسیت بھی شامل ہے۔

دیکھو دعوت کا وقت ہو چکا ہے۔ شاندار میز خوبصورت برتنوں اور چمچوں سے سجائی جا چکی ہے۔ کافی کے بیج توڑے جا رہے ہیں،

کے شاندار پیالوں میں ڈالا جاتا ہے تو شاندار بھاپ اس میں سے نکل رہی ہوتی ہے۔ وہاں موجود حسین لڑکیاں اور نواب اس کی خوشبو کو محسوس کرتے ہیں اور اس کے ذائقے سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

شاندار ذائقہ کی وجہ سے ایک کے بجائے کئی ایک کپ ہر ایک پی رہا ہے۔

محافظ روحوں کو محسوس ہو چکا ہے کہ کچھ غلط ہونے والا ہے اور حسین بیلنڈا کے اوپر گردش کر رہی ہیں منڈلا رہی ہیں۔ اس شاندار گرم مشروب کو جب حسین بیلنڈا پینے لگتی ہے تو وہ محافظ روحیں کافی کو اپنے پروں سے ٹھنڈا کرتی ہیں تا کہ حسین بیلنڈا کو وہ نقصان نہ پہنچائے۔ بیلنڈا کے شاندار کپڑوں پر کافی کا کوئی قطرہ نہ گرے اس لیے وہاں پر بھی اپنے پر پھیلائے ہوئے تھے۔

کافی کا قطرہ گرنے سے اس کا عالیشان اور قیمتی لباس خراب نہ ہو جائے

یہ سوچ کر ہی ان کی حالت خراب ہو رہی تھی اور وہ کانپ رہی تھیں۔

کافی تو وہ چیز ہوتی ہے جس سے سیاستدانوں کے دماغ تیز کام کرنے لگتے ہیں اور وہ اپنی ادھ کھلی آنکھوں سے ہی سب کچھ دیکھنے اور محسوس کرنے لگتے ہیں۔ اسی طرح بیرن نے بھی جب کافی کے اثرات اپنے دماغ میں محسوس کیے تو اسی وقت اس کے دماغ میں بیلنڈا کے بالوں کی حسین لٹ حاصل کرنے کا منصوبہ تیار ہو گیا۔

جیسے ہی بیرن کے ذہن میں یہ منصوبہ بنتے ہوئے دیکھا تو فوری طور پر اسے اس قسم کی غلط حرکت کرنے سے منع کیا گیا۔ کیونکہ کو بھی اپنے Scylla ایسا کرنے کے بعد واپسی کا کوئی راستہ ممکن نہ تھا۔ ڈرو خدا تمہیں کتنی زیادہ سزا اس چیز کی دے سکتا ہے۔

حملہ کرنے کی سخت سزا مل سکتی ہے۔ جس طرح Nisus کے بالوں کی لٹ کاٹنے پر Scylla کو پرندے کی شکل میں تبدیل کر کے سزا دی گئی تھی۔ اور جواب ہواؤں میں مستقل اڑتی رہتی ہے۔

انسان جیسے فانی لوگ جب کسی شرارت کے بارے میں سوچ لیتے ہیں تو پھر انہیں آسانی سے راستے سے ہٹایا نہیں جا سکتا اور برائی کے کام کو مکمل کرنے کے لئے انہیں وسائل اوزاور چیزیں بھی میسر آ جاتی ہیں۔

Clarissa بھی اپنی تمام تر دلکشی کے ساتھ بیرن کو اپنی طرف متوجہ کر رہی تھی۔

پھر اس نے اپنے شاندار پرس میں سے دو دھاری ہتھیار یعنی قینچی نکالی۔

اس نے ایسا کیوں کیا۔ کیونکہ جب پرانے زمانوں میں بادشاہ جنگ کے لیے جاتے تھے تو حسین خواتین اپنی محبت ثابت کرنے کے لئے انہیں ہتھیار پکڑاتی تھیں۔ پہناتی تھیں۔

جنگ کے لیے ہتھیاروں سے تیار کرتی تھیں تاکہ جوش اور جذبہ پیدا ہو اور ان کا ہیرو فتح حاصل کرے۔

بیرن نے شکریہ کے ساتھ اعزاز سمجھتے ہوئے تحفہ قبول کر لیا۔ اس چھوٹی سی مشین یعنی قینچی کو اپنے ہاتھوں کی انگلیوں میں سنبھال لیا۔ اس مشین یعنی قینچی کو بیلنڈا کی گردن کے پیچھے لے جا کر کھول دیا۔ بیلنڈا نے جیسے ہی کافی پینے کے لئے اپنی پیالی پر سر کو جھکایا تو اسکی بالوں کی حسین لٹ کو بچانے کے لیے ہزاروں محافظ روحیں تیزی سے اس کے قریب آئیں۔ انکے ہزاروں پر تیزی سے حرکت کرتے ہوئے کوشش کر رہے تھے کہ بیلنڈا کے بالوں کو پیچھے کی جانب سرکا دیں۔ بیلنڈا نے کان میں

ہیرے کا جو جھمکا پہنا ہوا تھا اسے ان روحوں نے تین بار کھینچنے کی کوشش کی تا کہ بیلنڈا پیچھے مڑ کر دیکھے اور اسے خطرے کا احساس ہو جائے۔ بیلنڈا نے اسی وجہ سے تین مرتبہ پیچھے مڑ کر دیکھا اور ہر مرتبہ بیرن کو پیچھے ہٹنا پڑا۔

خیالات اس سے دور ہوں گے۔ اسی لئے ایریل نے بیلنڈا کے ذہن میں موجود اس کے خیالات کو پڑھنے کی کوشش کی۔ بلینڈا کے سینے پر بنے ہوئے پھولوں کے اوپر وہ بیٹھ چکا تھا اور حسین لڑکی کے دماغ میں موجود سوچوں کو پڑھنے لگا۔ اور اسے یہ بات معلوم ہو گئی کہ اگرچہ بیلنڈا عقلمند اور سمجھدار تو ہے مگر ایک جھوٹے عاشق کی باتوں میں آ کر اسے اپنے دل میں جگہ دے چکی ہے۔ ایریل جو بیلنڈا کی مدد کرنا چاہتا تھا اب حیران اور پریشان ہو چکا تھا اور محسوس کر رہا تھا کہ اس کی طاقت اس کا ساتھ چھوڑ چکی ہے۔ سمجھ چکا تھا کہ قسمت کیا فیصلہ کر چکی ہے علم ہو چکا تھا کہ بیلنڈا کی حفاظت اب اس کے بس کی بات نہیں تو غمزدہ دل کے ساتھ وہاں سے ہٹ گیا۔

بیرن بیلنڈا کی حسین زلف کاٹنے میں کامیاب ہوتا ہے

ایریل نے دیکھا کہ بیلنڈا کی سوچیں صاف شفاف نہیں ہیں اور اس کے دل میں کسی جھوٹے عاشق کی محبت موجود ہے۔ جس کی وجہ سے وہ اب بیلنڈا کی حفاظت سے دستبردار ہو چکا ہے۔ اور اسی لئے باقی محافظ بھی حفاظت نہیں کر رہے تھے۔ بیرن نے اپنے ہاتھ میں موجود ہتھیار یعنی چمکدار قینچی کو کھولا پھیلایا۔ بیلنڈا کی حسین زلف جب اس میں موجود تھی تو قینچی کے دونوں سروں کو آپس میں ملا دیا بند کرنا شروع کیا۔ ایک روح بیلنڈا کے لئے ہمدردی محسوس کرتی ہوئی جذباتی ہو کر مشین یعنی قینچی کے درمیان آ گئی۔ مگر قسمت اپنا فیصلہ کر چکی تھی۔ قینچی بند ہوئی تو وہ محافظ روح بھی قینچی کے درمیان میں آ کر دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ لیکن روح کو موت کہاں آتی ہے اس لئے اس کے دونوں کٹے ہوئے حصے دوبارہ آپس میں مل گئے۔ بیرن بیلنڈا

کے مقدس بالوں کی لٹ کاٹنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ بیلنڈا کے حسین چہرے سے اس کی حسین زلف ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جدا ہو چکی تھی۔

بیلنڈا کا ردعمل

افسوس اور غم کی حالت میں چیخیں مار رہی تھی جو پریشان آسمانوں سے بھی آگے نکل گئیں۔ ایسی بلند اور غم میں ڈوبی ہوئی چیخیں فریادیں آسمان پہلی مرتبہ سن رہا تھا۔ خواتین کا شوہر مر جائے تو وہ بلند آواز میں چیخیں مارتی ہیں بالکل اسی طرح جس طرح ان کا پالتو کتا جب مر رہا ہوتا ہے یا جب چائنہ کا قیمتی برتن فرش پر گر کر چکنا چور ہو جاتا ہے۔ یعنی زلف کے کٹنے پر اس نے اتنی شدید چیخ ماری جتنی خواتین اپنے شوہر کے مرنے پر اپنے کتے کے مرنے پر یا چائنا کے قیمتی برتن کے ٹوٹنے پر مارتی ہیں۔ بلکہ بیلنڈا کی چیخ تو ان سے بھی زیادہ شدید تھی۔

بیرن کا ردعمل

بیرن بلند فاتحانہ انداز میں چیخا کے میں نے فتح حاصل کر لی۔ مجھے انعام کے طور پر پھولوں کا ہار پہناؤ۔ حسین زلف جیسے شاندار انعام کا اب میں مالک ہوں۔ میرا یہ اعزاز اور میرا انام میری تعریف رہتی دنیا تک کی جائے گی۔ اس وقت تک کی جائے گی جب تک دریاؤں میں مچھلیاں اور ہوا میں خوش اور چہچہاتے ہوئے پرندے اڑ رہے ہیں۔ میرا انام اس وقت تک باقی رہے گا جب تک برطانیہ کی حسین خواتین چھ گھوڑوں والی گاڑی پر سفر کرنا پسند کریں گی۔ جب تک سیکس وغیرہ جیسے خراب موضوعات پر لکھی گئی گندی کتاب Atlantis کو لوگ پڑھتے رہیں گے۔ کیونکہ ایسی کتاب پڑھنا لوگ کہاں چھوڑ سکتے ہیں۔ یا جب تک خواتین اپنے اپنے بستروں پر موجود شاہانہ اور عیاشانہ چھوٹے چھوٹے آرام دہ تکیے رکھنا نہیں چھوڑ دیتیں۔ یا جب تک خواتین

تین چھوٹے آرام دے تکیوں کے درمیان مقدس دنوں میں اپنے عاشقوں سے ملاقات کرتی رہیں گی۔ جب تک خواتین کے سونے کے کمرے میں شاندار موم بتیاں روشنیاں ترتیب کے ساتھ بکھیرتی رہیں گی۔ جب تک حسین خواتین اپنے عاشقوں سے دعوتیں قبول کرتی رہیں گی اور چوری چھپے ان سے ملاقاتیں کرتی رہیں گی۔ اس زلف کی وجہ سے اس وقت تک میری عزت کی جاتی رہے گی میرا نام اور تعریف باقی رہے گی۔

سٹیل لوہے سے بنائی گئی مشین قینچی کی تعریف

اسٹیل لوہا تو وقت سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔ وقت جس چیز کو شکست دینے میں ناکام رہتا ہے لوہا اور سٹیل اسے بھی تباہ کر دیتی ہیں۔ صرف انسانوں کو ہی نہیں بلکہ یادگار چیزوں کو بھی قسمت کے سامنے جھکنا پڑتا ہے۔ یعنی انسانوں کی طرح ان کا مقدر بھی تباہی ہے۔ بلکہ اسٹیل لوہے میں تو اتنی طاقت ہے کہ وہ دیوتاؤں اور ان کے تیار کردہ شاہکاروں کو بھی نیست و نابود کر سکتا ہے۔ جس نے Troy کے عظیم الشان میناروں کو بھی تباہ و برباد کر کے مٹی میں ملا دیا تھا۔ فانی لوگ اپنی بنائی ہوئی عظیم الشان یادگاروں پر فخر و غرور کر رہے ہوتے ہیں مگر سٹیل تو فتح کے نشانات کو بھی تباہ و برباد کر سکتا ہے۔

حسین اور پیاری بیلنڈا، جب اتنی بلند و بالا اور عالی شان مضبوط چیزیں سٹیل لوہے کا مقابلہ نہ کر سکی تو تم اسٹیل کے اس ناقابل شکست ہتھیار کے سامنے اپنی زلف کے کٹنے پر اتنی حیران کیوں ہو رہی ہو۔

کینٹو چہارم

بیلنڈا پریشان تھی اور پریشانی میں مختلف خیالات اس کے ذہن میں پیدا ہو رہے تھے
اور اس کے دل میں خفیہ سوچیں جنم لے رہی تھیں۔

Anaphora

نیچے کی چھ سطور لائنز میں شاعر اینافورا کا استعمال کر رہا ہے Not یعنی ایک ہی لفظ بار بار استعمال ہو رہا ہے۔

Not youthful kings in battle seiz'd alive

Not scornful virgins who their charms survive

Not ardent lovers robb'd of all their bliss

Not ancient ladies when refus'd a kiss

Not tyrants fierce that unrepenting die

Not Cynthia when her manteau's pinn'd awry

اور وہ سوچیں تکلیفیں درد احساس اس سے بھی زیادہ شدید ہیں

جب بہت ہی جنگجو لڑاکا اور بہادر نوجوان شہزادوں کو جنگ میں زندہ قیدی بنالیا جاتا ہے۔

اس تکلیف کا احساس ایک حسین لڑکی کو اس وقت ہوتا ہے

جب وہ اپنے حسن کا جادو کسی نوجوان پر چلانے کی کوشش کرتی ہے اور ناکام ہوجاتی ہے۔

یاوہ تکلیف دکھ درد جو ایک خوبصورت حسینہ بڑھاپے کے بعد محسوس کرتی ہے۔ جب اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتا۔

محبت اور ایک بوسے تک سے وہ محروم ہوتی ہے۔

یاوہ تکلیف دکھ درد جو ان ظلم کرنے والے لوگوں کی قسمت میں لکھ دیا جاتا ہے جو زندگی میں اپنے گناہوں پر معافی مانگے بغیر

دنیا سے رخصت ہوجاتے ہیں

یا پھر چاند کی دیوی Cynthia کے اس غصے سے بھی زیادہ تھا جب وہ محسوس کرتی ہے کہ اس کے کپڑے بے سلیقہ ہیں اور ان

بے ترتیب کپڑوں کی وجہ سے اس کے حسن میں کمی آرہی ہے۔

بیلنڈا کا غصہ مایوسی افسوس ناراضگی تو اپنے بالوں کی لٹ چھن جانے پر ان تمام لوگوں سے زیادہ تھا

اسی تکلیف اور اداسی بھرے وقت میں محافظ روحیں وہاں سے چلی گئیں اور ایریئل بھی وہاں سے جاتے ہوئے تکلیف محسوس

کرتے ہوئے رو رہا تھا۔

جب تمام محافظوں روحیں اس کے پاس سے جا چکی تھیں امبریئل جو اپنے کالے رنگ کے چہرے سے افسوس کی حالت میں غمزدہ دکھائی دینے والی تھی جس کے سیاہ رنگ سے اجالا بھی اندھیرے میں تبدیل ہو جاتا تھا وہ زمین کی گہرائیوں میں چلی گئی کی رہائش گاہ اس کے گھر کو تلاش کر رہی تھی۔ اپنے کالے Spleen جہاں وہ رہتی تھی۔ وہ دراصل اداسی اور مایوسی کی دیوی

مسرت نے اس جگہ کا کبھی راستہ ہی نہ دیکھا ہو۔ وہاں خوفزدہ کرنے والی اور دہشت ناک مشرقی ہوائیں موجود تھیں۔ اداسی کی دیوی اپنے غار میں ان ہواؤں سے چھپ کر بیٹھی ہوئی تھی اور غار میں اس طرح کے پردے لگے ہوئے تھے جس سے سورج کی روشنی بھی وہاں نہیں پہنچ سکتی تھی کیونکہ وہ اس سے بھی نفرت کرتی تھی۔ اس کی حالت خراب تھی۔ اپنے پسلیوں اور سر درد کی وجہ سے جو دو کنیزوں کی صورت میں اسکے سر اور پسلیوں کے پاس موجود تھیں۔ تکلیف درد ایک سمت بیٹھی ہوئی تھی اور سر کا درد سر کے پاس۔ اسی لیے اپنے تکلیف دہ بستر پر وہ کراہتی رہتی ہے۔

ان دو کنیزوں کے علاوہ بھی اس کی دو اور کنیزیں خدمت گار وہاں پر موجود تھیں۔ وہ اگرچہ اپنے رتبے میں تو برابر تھیں مگر اپنی شکل وصورت اور جسامت میں وہ ایک دوسرے سے بالکل جدا نظر آتی تھیں۔

ایک کا چہرہ سیاہ اور سفید جھریوں سے بھرا ہوا تھا۔ وہ بد مزاج بد فطرت بوڑھی کنیز کی طرح کھڑی تھی۔ جو صبح دوپہر شام دن رات دعاؤں میں مصروف رہتی۔ مگر دل برائیوں نفرتوں اور بد دعاؤں سے بھرا ہوا تھا۔

Affectation بناوٹی اور مصنوعی نام کی دوسری کنیز جو شکل سے ہی بیمار نظر آ رہی تھی۔ یہ دکھاوا بہت کرتی ہے۔ ایسا میک اپ کیا ہوا تھا جس سے گال سرخ نظر آنے لگے تھے جیسے اٹھارہ سال کی کنواری دوشیزہ ہو۔ وہ دکھاوے کے طور پر بہت معصومیت سے گفتگو کر رہی ہے۔ جیسے بہت مہربان ہو۔ مگر یہ شرم وحیا سب کچھ مصنوعی دکھاوا تھا۔ اندر سے وہ بالکل مختلف

تھی۔ اپنے آپ کو بہت حساس نازک اور چھوئی موئی دکھا رہی ہے۔ اتنی نازک کے جیسے ہوا لگنے سے بے ہوش ہو جائے اور جب اس کی تیمارداری کے لیے لوگ آئیں گے تو اس کے حسن اور

لباس دونوں کی تعریف کریں۔ دراصل یہ کپڑوں کی نمائش کا ایک طریقہ تھا۔ ہمیشہ اس جگہ دھند موجود رہتی۔ جب اس دھند

ان میں سے کچھ بری روحوں کی طرح خوف ناک اور کچھ ایسے جیسے بڑی جسامت کے سانپ کنڈلی مار کر بیٹھے ہوئے ہوں۔ کچھ کی ایسی حالت خراب کے رنگ زرد پڑ چکے تھے۔ کچھ ایسے جیسے کھلی منہ کے ساتھ قبر گھور رہی ہو۔ کچھ جامنی رنگ کے شعلوں کی طرح۔ کچھ ایسے جیسے سونے کی وسیع و عریض پگھلی ہوئی ندی ہو جسے دیکھ کر جنت کے شاندار نظارے کا احساس ہو۔ بہت ہی صاف شفاف شیشے کے گنبد جہاں فرشتے اپنے خاص کام سرانجام دے رہے ہوں۔

(نیچے کی سطور میں الیگزینڈر پوپ اپنے زمانے کے لوگوں پر طنز کر رہے ہیں۔ بہت بڑی تعداد میں خواتین بہت زیادہ فیشن کرتی تھیں عیش و عشرت کی مصنوعی زندگی بسر کرتی تھیں۔ تو ان کی وفات کے بعد غم اور اداسی کی دیوی نے انہیں ویسی ہی شکل دے دی تھی جیسی وہ زندگی میں بسر کرتی تھیں۔)

جدھر نظر ڈالو لوگوں کا ہجوم نظر آتا تھا۔ غم اور اداسی کی دیوی Spleen اپنی سوچ کے مطابق ان کی شکل تبدیل کرتی رہتی تھی۔ کچھ عورتیں ایک ہاتھ کو ٹونٹی کی طرح پھیلا کر دوسرے کو ہینڈل کی طرح جھکا کر اس طرح کھڑی تھیں جیسے چائے کی کیتلی ہوں۔

ایک صراحی کی طرح نظر آ رہی تھی جس کے چلنے کا انداز ہومر کے تین پیروں والے ٹرائی پوڈ جیسا تھا۔ جن کی شکل مرتبان جیسی تھی اس کے منہ سے افسردہ اور سرد آہیں نکل رہی تھیں۔ ایک عورت اپنے آپ کو اس طرح پیش کر رہی تھی جیسے ہنس کا

بطخ کا کباب ہو اور گفتگو بھی اسی انداز سے کر رہی تھی۔ کچھ مرد جادو کے اثر کے تحت اپنے آپ کو حاملہ تصور کر رہے تھے۔ جو کہ صرف ان کا وہم تھا۔ کچھ عورتیں کہہ رہی تھی کہ ہم بوتلیں ہیں تو ہمارا منہ بند کرنے کے لیے ڈھکن دو۔

زمین کے اندر رہنے والی روح امبریئل نے اپنا سفر خیریت سے طے کر لیا۔

اس نے اپنے ہاتھ میں اس درخت کی شاخ اٹھار کھی تھی جو غم اور اداسی کو دور کرتا ہے۔ پھر ملکہ سے کہنے لگی کہ تمہارا اقبال بلند

ہوتے ہیں۔ مختلف مزاجوں کے لوگوں سے مختلف کام تم ہی تو کراتی ہو۔ کچھ کو دوائیاں کھانے پر مجبور کر دیتی ہو اور کچھ تمہاری وجہ سے ہی سکون حاصل کرنے کے لئے فضول قسم کے ڈرامے لکھ رہی ہوتی ہیں۔ تمہاری وجہ سے ہی تو مغرور خواتین غلط حرکات کرتے ہوئے اپنے نئے ہمسائیوں سے اپنے آپ کو برتر ثابت کرنے کے لئے جلدی ملاقات کرنے سے انکار کر دیتی ہیں۔ مگر ایک حسین دوشیزہ ایسی بھی ہے جو تمہاری طاقت اور برتری سے انکار کر رہی ہے۔ اس کی دلفریب ادائیں ہزاروں نوجوانوں کو خوش کر رہی ہیں۔ تمہارے حکم کو تسلیم کرنے والی یہ خادم خوبصورت چہرے کو بدصورتی میں تبدیل کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔ حسین چہرے پر دانا پھنسی پیدا کر کے خوبصورتی ختم کر سکتی ہے۔ حسین دوشیزاؤں کے چہرے پر سرخی لا سکتی ہے یا ہارتے ہوئے انسان کا مزاج بھی تبدیل کر سکتی ہے۔ میں عورتوں کے شوہروں کے سروں پر ایسے سینگھ پیدا کر سکتی ہوں جو کسی کو نظر نہ آ رہے ہوں۔ یعنی ایسا کر سکتی ہوں کہ بغیر وجہ کے شوہر بیوی پر شک کرنے لگیں۔ میں ہی تو خواتین کے لہنگوں کپڑوں اور بستروں کو ایسے سلوٹیں ڈالتی ہوں جس سے دیکھنے والے شک میں پڑ جائیں۔ عورتوں کے ہونٹوں سے سرخی اور سر سے کپڑا ایسے ہٹاتی ہوں کہ مردان پر شک کرنے لگتے ہیں۔

حسین دوشیزاؤں کے پالتو کتوں کو بیماری میں مبتلا کر دیتی ہوں تا کہ ان کے آنسو بہتے رہے ہیں۔

دیوی میری تم سے درخواست ہے کہ اسے پریشانی اور چڑے پن میں مبتلا کر دو۔ تمہارے اس ایک کام سے ہی آدھی دنیا پریشانی اور غم میں مبتلا ہو جائے گی۔ یہ بات سن کر پہلے تو دیوی کچھ ناراض نظر آئی اور محسوس ہوا کہ درخواست قبول نہیں کی

بھرتی ہیں، ہچکیاں لیتی ہیں، ان کا شدید جذباتی پن اور لڑائیوں میں ہتھیار کی طرح استعمال ہونے والی بدتمیز زبان شامل تھی۔ پھر اس نے Gnome کو ایک شیشی دی جو اس نے شکریہ کے ساتھ قبول کی۔ جس کے اندر ایسے خوف جن سے بے ہوشی طاری ہو جائے، ہلکی اور جلد بھول جانے والی رنجشیں اور اداسیاں، غم اور بہتے ہوئے آنسو موجود تھے۔ اس بوتل کو لے کر اس نے اپنے کالے پروں کے ساتھ اڑنا شروع کیا۔ اب اس تاریک غار سے اس کی منزل اوپر کی جانب دن کا اجالا تھا۔

امبریل کو بیلنڈا نظر آئی جو اپنی ایک سہیلی Thalestris کے ساتھ پریشان حال موجود تھی کھلے بالوں اور دکھ بھری آنکھوں کے ساتھ۔۔ جو بیگ وہ ساتھ لائی تھی اسے بیلنڈا کے سر کے اوپر پھاڑ دیا۔ جیسے ہی غصہ بیگ میں سے بیلنڈا کے اوپر گرا تو وہ سخت تپش میں آ گئی۔ اس کی سہیلی جو خود بھی جوشیلی تھی اس نے اس کے طیش میں اضافہ کیا۔ اور ہاتھ پھیلاتے ہوئے اس قدر بلند آواز اور غصے میں کہا کہ اس کی چیخ Hampton کے تمام علاقے میں سنائی دی۔ وہ کہہ رہی تھی کہ اے بدنصیب حسین لڑکی کیا تم نے اپنے زلفوں کی اتنی محبت سے اسی لیے پرورش کی تھی کہ کوئی دوسرا انہیں کاٹ کر لے جائے۔ کنگھیوں، خوبصورت سجاوٹی پنوں، خوشبودار تیل لگانے کی مشقت کی اسی لئے تھی کہ اس کا یہ انجام ہو۔ بالوں کو گھنگریالے کرنے کے لیے لوہے کے شکنجوں ہتھیاروں میں جکڑا قید کیا تکلیف اٹھائی۔ بالوں کو ربن سے بندھا اور کلپ کے بوجھ کو بھی برداشت کرتی رہیں۔ کیا اسی دن کے لئے یہ سب کچھ کیا۔ میں تو یہ سوچ کر پریشان ہو چکی ہوں کہ تمہاری زلف کا ڈاکو بیرن تمہارے بالوں کی لٹ کو سب کو دکھا کر شوخیاں مارتا پھرے گا۔ نوجوان لڑکے سوچیں گے کہ وہ کس قدر خوش قسمت ہے اس پر رشک کریں

گے۔ جبکہ عورتوں کے لیے یہ شرمندگی کا مقام ہو گا۔ بلکہ اب تو میں سوچ رہی ہوں کہ ہم عورتیں جس دربار پر اپنے آرام، نیکی، پاک بازی کی نیاز دیتی ہیں، چڑھاوے چڑھاتی ہیں وہ درست ہو ہی نہیں سکتا۔ جو آنسو تمھاری آنکھوں میں آنے والے ہیں

تمہارے لئے ذلت آمیز باتیں کریں گے۔ لیکن تمہارا دفاع کرنا میرے لئے کس طرح ممکن ہو گا۔ بلکہ میرے لیے تو یہ بھی شرم کی بات ہو گی کہ تم میری دوست ہو۔ کیا یہ شاندار انعام اور تحفہ یعنی تمہاری کٹی ہوئی زلف اب وہ ہمیشہ اپنے پاس رکھے گا۔ اور اس کی انگوٹھی کے نگینے میں اس طرح موجود ہو گی کہ سب اسے دیکھ سکیں گے اور ہیرے کی چمک سے اس کے حسن میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔ وہ انگوٹھی اپنے لوٹنے والے ہاتھوں میں پہن کر ہمیشہ لوگوں کے سامنے موجود رہے گا۔ بلکہ میری تو دعا ہے کہ تمہاری بدنامی پھیلنے سے پہلے ہی ہائڈ پارک میں اونچی گھاس پیدا ہو جائے تا کہ نہ وہاں پر لوگ آ سکیں اور نہ تمہارے بارے میں گفتگو ہو۔ تمام لکھنے والے اور سنجیدہ لوگ چرچ کی Bow Street رہنا شروع کر دیں۔ تا کہ چرچ کی گھاٹیوں کے شور میں تمہارے بارے میں کی جانے والی باتیں سنائی نہ دیں۔ اور میں یہ بھی دعا کرتی ہوں کے زمین ہوا اور سمندر سب صفحہ ہستی سے مٹ جائیں۔ ختم ہو جائیں۔

یہ سب کچھ کہنے کے بعد وہ غصے کی حالت میں Sir Plume کے پاس چلی گئی اور اس کم عمر اور خوبصورت امیر لڑکے سے کہا کہ بیلنڈا کی زلف کو واپس حاصل کرنا اس کا فرض ہے۔

Sir Plume اپنی دو چیزوں پر بے حد غرور کرتا تھا۔ ایک نسوار تمباکو رکھنے کی شاندار مہکتی ہوئی پیلے رنگ کی ڈبیا اور دوسری اپنی شاندار چھڑی پر۔ جسے پکڑ کر وہ خاص انداز سے چلتا۔

اپنی سنجیدہ آنکھوں اور بیوقوفانہ گول چہرے کے ساتھ بیرن کے پاس گیا۔ پہلے اہمیت کا احساس دلانے کیلئے اپنی Sir Plume شاندار نسوار کی مہکتی ہوئی ڈبیہ کھولی۔ پھر بیرن سے مخاطب ہوا کہ ایسی بری حرکت تو صرف شیطان ہی کر سکتا ہے۔ عقل سے

لورڈ پیٹر نے جواب دیا کہ مجھے افسوس ہوتا ہے کہ تم جیسے انسان جو اچھی گفتگو بھی کر سکتا ہے ہمیشہ فضول باتیں ہی کیوں کرتا ہے۔ میں ان مقدس بالوں کی قسم کھاتا ہوں ہو جو دوبارہ نہ اس کے بالوں سے جڑ نہیں پائیں گی جن سے کاٹ کر علیحدہ کیا گیا ہے کہ یہ بیلنڈا کے سر کی زینت اب کبھی نہیں بن سکیں گی۔ جہاں سے یہ کاٹے گئے ہیں دوبارہ اس جگہ پر نہیں جا سکیں گے۔ دوبارہ انہیں وہ اعزاز حاصل نہیں ہو گا۔ بے حد ضروری آکسیجن جب تک میری ناک میں داخل ہوتی رہے گی، جن ہاتھوں نے ان خوبصورت بالوں کو کاٹا تھا وہاں پر ہمیشہ موجود رہیں گے۔ یہ بات اس نے بے حد غرور فخر اور فاتحانہ انداز میں کہی۔ وہ فتح کی خوشی میں پھولے نہیں سما رہا تھا کیوں کہ بالوں کی اس لٹ کو وہ طویل عرصے سے حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف تھا۔ زمین کے اندر رہنے والی قابل نفرت بدروح امبریل ان باتوں سے خوش نہ تھی۔ اس نے شیشی توڑی جس میں سے غم اور اداسیاں بہہ نکلے۔ بلینڈا ان کے اثر سے غم میں ڈوبی ہوئی ایک دم بہت حسین نظر آنے لگی۔ اس کی تھوڑی کھلی ہوئی آنکھوں میں آنسو نظر آ رہے تھے۔ غم سے بوجھل سینے پر اس کا غمزدہ سر جھکا ہوا تھا۔ اس نے ایک ٹھنڈی اور سرد آہ بھرتے ہوئے سر کو اٹھایا اور کہنے لگی کہ میں اس منحوس دن پر لعنت بھیجتی ہوں جس نے میری سب سے زیادہ حسین اور خوبصورت زلف کو مجھ سے جدا کر دیا۔ میں اپنے آپ کو خوش قسمت تصور کرتی اور دس گنا زیادہ خوش ہوتی اگر اس دن اس منحوس ہیمپٹن کورٹ میں جانے کے بجائے گھر پر رہتی۔ مگر یہ غلطی کرنے والی میں پہلی لڑکی تو نہیں ہوں۔

Court life کی جگمگاتی دنیا نے پہلے بھی بہت سی خواتین کو بہکایا ہے راستے سے ہٹایا ہے۔ میں زیادہ خوش ہوتی اگر کسی ویران جزیرے پر یا دور کہیں شمال کے سنسان علاقے میں زندگی گزار رہی ہوتی۔ جہاں سے سجی ہوئی رتھ کا گزر نہ ہوتا اور جہاں کسی

ہنسی مذاق کرنے پر لگا دیا۔ اس چیز کے اشارے صبح سے ہی ملنے شروع ہو گئے تھے کہ کچھ غلط ہونے والا ہے۔ پیچ بوکس میرے ہاتھوں کے کانپنے کی وجہ سے تین مرتبہ نیچے گرا۔ ہوا بالکل بھی نہیں تھی اور چینی کے برتن میں نے ہلتے ہوئے دیکھے۔ میرا پیارا پالتو طوطا Poll گم سم اور خاموش بیٹھا تھا۔ Shock میرا پالتو کتا بھی ناراضگی کا اظہار کر رہا تھا۔ اور ہاں میری نگہبان روح نے بھی تو خواب میں آ کر مجھے احتیاط کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ بتایا تھا کہ کچھ برا ہونے والا ہے۔ اب مجھے ان تمام باتوں پر یقین آ گیا ہے۔ مگر اب کیا فائدہ۔ کیونکہ جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا ہے۔

میں نے اپنی حسین زلفوں کی دو حسین لٹیں بنائی ہوئی تھیں۔ جو میری سفید حسین صراحی دار گردن کی خوبصورتی میں اضافہ کرتی تھیں۔ بیرن کے ہاتھوں سے جو ایک زلف بچ گئی ہے اسے دیکھ کر میں غم زدہ ہو جاتی ہوں اور یہ اکیلی بچ جانے والی ذلف بھی تو اداس ہے۔ بھیانک قینچی کا ایک مرتبہ پھر انتظار کر رہی ہے۔ بیرن کے ناپاک اور گستاخ ہاتھوں کی منتظر ہے۔ اے بے درد اور ظالم شخص۔ کاش تم میری نمایاں اور حسین زلف کے بجائے ان بالوں پر ظلم کر دیتے تو جو میرے سر پر نمایاں نظر نہیں آ رہے تھے۔

کینٹو پنجم

مشتری دیوتا نے بیرن کے کانوں پر Jove بیلنڈا کی ان باتوں کا لوگوں پر اتنا اثر ہوا کہ ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ لیکن نے بھی بیرن سے طنزیہ گفتگو کی مگر اس کی باتوں کا بھی بیرن پر Thalestris ایسا پردہ ڈال دیا کہ اسے یہ گفتگو سنائی نہ دی۔

کوئی اثر نہیں ہوا۔ جب ہیلنڈا کی باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوا تو کسی دوسرے کا اثر ہو جاتا یہ تو ممکن ہی نہ تھا۔ بیرن ہٹ دھرم ہو چکا تھا اور اگر ٹروجن کی ضد کو دیکھا جاتا تو وہ بھی بیرن کی ضد کے سامنے کم تھی۔ وہ ضد کے جب ٹروج سے محبت کرنے والی بھی ہر ممکن طریقے سے اسے اس چیز کی Anna اسے روکنے کی مکمل طور پر کوشش کر رہی تھی اور اسکی بہن Dido

لوگ بھی ان کے حسن کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔ اور دوسرے کم اہمیت کے شوخ و چنچل نوجوانوں کی طرف سے بھی انہیں شراب کے گلاس پیش کیے جاتے ہیں۔ حسین لڑکیاں اپنے آپ کو ان قیمتی اور نایاب زیورات سے کیوں سجاتی ہیں جو زمین اور سمندر سے نکلتے ہیں۔ آخر کیوں ایک طرف تو حسین دوشیزائوں کو فرشتوں کی طرح خوبصورت پکارا جاتا ہے اور دوسری طرف فرشتوں کی مانند ہی ان کی پوجا بھی کی جاتی ہے۔ ہم جس گاڑی میں سوار ہوتے ہیں یہ سفید داستانیں پہنے ہوئے اس کے ارد گرد چکر کیوں لگاتے رہتے ہیں۔ اگرچہ یہ نوجوان تھیٹر میں سائڈ بوکس میں بیٹھے ہوتے ہیں مگر پھر بھی ہماری تعظیم میں جھک جاتے ہیں۔ ہمیں اتنی زیادہ عزت ملتی ہے مگر وہ ہمارے لئے کس کام کی۔ کیونکہ یہ سب کچھ تو ہماری صورت کو دیکھ کر کیا جاتا ہے۔ جبکہ یہ سب کچھ تو ہمیں اپنی سیرت کے ذریعے حاصل کرنا چاہیے۔ اور پھر اس عزت افزائی کو سیرت کے ذریعے ہی برقرار بھی رکھنا چاہیے۔

اگر ہم حسین لڑکیاں اپنی سیرت کو بھی بہترین کر لیں تو Front Box میں بیٹھی ہوئی لڑکی کو جب دیکھا جائے گا تو کہا جائے گا کہ نہ صرف یہ صورت میں شاندار ہے بلکہ سیرت میں بھی بہت اعلیٰ کردار کی حامل ہے۔

اور ہاں تمام رات رقص کے مزے لوٹ کر اور پورا دن بناؤ سنگھار کر کے، شاندار کپڑے پہن کر اگر بیماریوں چیچک یا بوڑھے ہونے سے بچنا ممکن ہوتا تو لوگ شادی شادی کر کے اس کے مسائل کو کیوں برداشت کرتے۔ اور کوئی کیوں دنیاداری کے مفید اور اہم کام سیکھنے کی زحمت گوارا کرتا۔

اگر بہت زیادہ میک اپ کرنے بناؤ سنگھار کرنے سے، اپنے عاشقوں کے ساتھ آنکھیں لڑانے سے آپ بہت ہی زیادہ نیک عورت بن سکتی ہیں تو پھر توان چیزوں میں کوئی برائی نہیں کہ آپ دل کھول کر بناؤ سنگھار میک اپ اور یہ تمام چیزیں کریں۔ مگر

سنواریں ایک دن توان پر بڑھاپا آئے گا اور یہ سفید ہو جائیں گے۔ جتنا مرضی بناؤ سنگھار کریں چہرے پر میک اپ کریں بڑھاپے میں جھریاں پڑنا ان کا مقدر ہے۔

کچھ عورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو مردوں کو کمتر سمجھتے ہوئے حقارت کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ یہ خیال کرتے ہیں کہ شادی کے بعد ان کے حسن میں کمی آجائے گی۔ اس لئے شادی نہیں کرتیں۔ موت تو اس عورت کا بھی لازمی طور پر مقدر ہے اگرچہ بغیر شادی کے۔ تو اب یہ بات سوچنی چاہیے کہ وہ کونسی چیز ہے جو بیلنڈا جیسے نقصان حتی کے بڑھاپے کے آنے کے بعد بھی ہمارے اثاثے اور دولت کے طور پر باقی رہ سکتی ہے۔ وہ ہے ہمارا اچھا اخلاق اور خوش مزاجی جس سے ہمیں کسی صورت میں کھونا نہیں چاہیے۔ میری پیاری میری بات پر مکمل یقین کرو کہ خوش مزاجی برے سے برے حالات میں بھی تمہارا ساتھ دے گی۔ تمہارے ساتھ کھڑی رہے گی۔

جب ہمارے مصنوعی انداز، جذبات کی رو میں بہک جانا، بلند آواز سے چیخنے چلانے اور غصے سے بولنے کا بھی کسی پر اثر نہیں ہوتا تو حسین عورتیں اپنی آنکھوں کے تیر سے وار کرنا شروع کرتی ہیں۔ مگر ان چیزوں سے تو صرف دکھاوے کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ حسن کا جادو تو صرف آنکھوں تک محدود ہوتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس عمدہ اور شاندار سیرت اور خوش مزاجی روح کی گہرائی تک اترنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

اس سنجیدہ لڑکی کے ان باتوں پر کسی نے اس کی تعریف نہ کی۔ بلکہ بیلنڈا تو قدرے غصے میں نظر آئی جبکہ Thalestris نے یہاں تک کہہ دیا کے دیکھو کتنی بناوٹی اور تیز لڑکی ہے یہ۔ Thalestris شدید جوش کی حالت میں چیخی کے سب جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ اپنے ہتھیار سنبھال لو۔

اور تیزی سے اس نے حملہ کر دیا۔ سب لوگ دو گروپوں میں تقسیم ہو کر اپنے اپنے محاذ پر پہنچ گئے اور جنگ کا آغاز ہو گیا۔ عورتوں کے پنکھوں کی پھڑ پھڑاہٹ جیسے جنگ کی گرج، غصے کی وجہ سے ریشمی کپڑوں کی سرسراہٹ کی آوازیں اور ان کے کپڑوں میں موجود مچھلیوں کی سخت ہڈیوں کے ٹوٹنے کی آوازیں۔

طرح غصہ حسد اور جوش میں جلتے ہوئے بدلہ لینے کی آگ میں جل رہے تھے۔

مارس جسے جنگ کا دیوتا کہا جاتا ہے وہ Pallas عقل کی دیوی کے خلاف اعلان جنگ کر رہا ہے۔

دیوتاؤں کا پیغام رساں Hermes جیوپیٹر کی بیوی Latona کے خلاف ہو چکا ہے اور جنگ کرنا چاہتا ہے۔

Mount Olympus ان کی بلند آواز اور نعروں سے گونج رہی ہے۔

تمام آسمان اس وقت کانپ اٹھا جب Jove کی گرج سنائی دی۔

سمندر کی گہرائیوں میں اس وقت بازگشت کا احساس ہوا جب سمندری دیوتا نے سمندر میں طوفان پیدا کر دیا۔

زمین نے کانپنا شروع کیا تو اس کی عمارتیں اور مینار ہلنا شروع ہو گئے۔

زمین دھنسنا شروع ہوئی اس میں دراڑیں پڑیں اور گہرائیوں میں رہائش پذیر جنات اور بھوت وہاں پر سورج کی روشنی دیکھنے پر چونک اٹھے۔

امریئل موم بتی کے اوپر براجمان تھا اور بے حد مسرور کہ اس کی شرارت کامیاب ہو گئی۔ جیسی خواہش تھی ویسا ہی ہوا۔ اطمینان سے اپنے پر ہلائے اور مزے سے اس جنگ کے نظارے سے لطف اٹھانے لگا۔ عورتوں کی بالوں کی سوئیاں نیزوں کی

مانند تھیں جن کے اوپر بہت سی روحیں بیٹھی ہوئی جنگ میں تیزی آتے ہوئے دیکھ رہی تھیں۔ بلکہ اس جنگ کی اور تیز ہونے

Thalestris جوش کے ساتھ اپنے دشمنوں پر حملہ آور ہوئی۔ اپنی آنکھوں سے تباہی مچادی جس سے بہت سے دشمن ڈھیر ہو گئے۔ ایک احمق اور اس کا ایک ساتھی مارا گیا۔ اس طرح کہ ایک اس کی آنکھوں کے بارے میں بات کر رہا تھا اور دوسرا اس کی آنکھوں کی تعریف کرتا ہوا ڈھیر ہو گیا۔ اے سنگدل حسینہ تیری حسین آنکھوں کے جادو نے مجھے جیتے جی مار دیا۔ Dapperwit نے یہ الفاظ ادا کیے اور اپنی کرسی کے ایک طرف لڑھک گیا جبکہ Sir Fopling نے غم زدہ آواز میں آسمان کی طرف دیکھا اور آخری الفاظ یہ ادا کیے کہ تمھاری نگاہیں میرے دل کو چیر گئیں۔ پھر اس طرح گرا جیسے دریائے Meader کے کنارے پر بہت زیادہ پھولوں کے درمیان راج ہنس گانا گاتے ہوئے اپنی زندگی کا اختتام کرتا ہے۔

Sir Plume نے جب Clarissa کو نیچے کھینچ کر شکست دی تو Chloe فوری طور پر وہاں پر آئی اور Sir Plume کو قدرے ناراضگی سے دیکھا اور ناقابل برداشت نگاہوں سے Sir Plume ڈھیر ہو گیا۔ جسے دیکھ کر وہ فاتحانہ انداز میں مسکرائی تو اس کی مسکراہٹ نے Sir Plume کے جسم میں دوبارہ جان ڈال دی۔

جنگ کا فیصلہ کرنے کے لئے Jove نے اپنا سنہری ترازو ہوا میں لٹکایا۔ جس کے ایک طرف مردوں کی عقل اور دوسری طرف بیلنڈا کی زلف رکھی ہوئی تھی۔ ترازو کے پلڑے کبھی ایک طرف کو جھک جاتے تو کبھی دوسری طرف کو۔

پھر بالآخر بالوں کی لٹ والا حصہ نیچے چلا گیا اور مردوں کی عقل والا اوپر رہ گیا۔

اسی وقت بیلنڈا نے خونخوار انداز میں بیرن پر حملہ کر دیا۔ غصے اور نفرت کی چنگاریاں اس کی آنکھوں سے نکل رہی تھیں۔ مگر بیرن تو اپنی شکست سے بے پرواہ تھا۔ بیلنڈا کے ہاتھوں مرنے کا اسے کوئی افسوس نہ تھا۔ بلکہ یہ تو اس کی خواہش تھی۔ اس کے پاس طاقت بھی تھی اور قوت بھی مگر اسے شکست دینے کے لیے بیلنڈا کا ایک انگوٹھا اور انگلی ہی کافی تھی۔ ناک کے نتھنوں کے

نیچے جہاں سے وہ سانس لیتا تھا اس سنگدل حسینہ نے نسوار کی ایک چٹکی ڈال دی۔ زمین کے نیچے رہنے والی روح کو موقع ملا اور

اس گنبد جیسی جگہ پر اب اس کی چھینکیں گونج رہی تھیں۔

غصے میں بھری ہوئی بیلنڈا نے کہا کہ جو کچھ تم نے کیا یہ اس کا انتقام ہے۔ یہ کہنے کے بعد اپنے بالوں میں لگی ہوئی ایک خطرناک پن نکالی اور اسے مقابلے کے لئے تیار کیا۔ اسی پن سے تو اس کے آباؤ اجداد اپنے آپ کو سجاتے تھے۔ جسے اس کے پڑدادا کے بھی دادا نے اپنے گلے میں تین چھلوں کی شکل میں پہنی۔ جس کے بعد اسے پگھلانے کے بعد ایسی شکل دے دی گئی کہ پردادا کی بیوہ اسے اپنے گاؤں کو باندھنے کے لئے استعمال کر سکے۔ جس کے بعد یہ سیٹی کی شکل میں لائی گئی جو اس کی نانی بچپن میں بجاتی تھیں۔ یہ بجاتے ہوئے اس کے ساتھ لگے ہوئے گھنگرو بھی ہلا کر آواز پیدا کرتی تھی۔ جس کے بعد اسے سوئی کی شکل دی گئی جو بیلنڈا کی ماں کے بالوں کی زینت بنتی۔

کافی عرصہ سے اس کے استعمال کے بعد اب یہ بیلنڈا کے بالوں کے حسن میں اضافہ کر رہی تھی۔

بیرن نے بیلنڈا سے کہا کہ میری شکست پر اتنا زیادہ غرور نہ کرو۔ جس طرح مجھے ٹھکرا کر شکست دی ہے کوئی دوسرا آدمی اسی طرح تمہیں ٹھکرا کر شکست دے دے گا۔ یہ دل میں خیال نہ لانا کے موت سے میں خوفزدہ ہو گیا ہوں۔ بلکہ اصل غم تو مجھے اس چیز کا ہے کہ میں اس دنیا سے اکیلے تمہارے بغیر جاؤنگا اور دوسرے تم سے محبت کر رہے ہوں گے۔ بلکہ میری تو خواہش ہے تم سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے مارنے کے بجائے زندہ چھوڑ دیا جائے تاکہ محبت کے دیوتا نے جو تیر چلائے ہیں وہ مجھ پر اثر کرتے رہیں اور میں محبت کی آگ میں جلتا رہوں۔

بیلنڈا نے جب کہا کے میری زلف مجھے واپس کر دو تو ہر طرف سے انہی الفاظ کی بازگشت سنائی دی۔

اتنی تیز آواز سے تو اوتھیلو نے اپنا وہ رومال بھی نہیں مانگا ہو گا جو اس کی ذہنی اذیت کا باعث بنا تھا۔

لیکن ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم لڑائی کے دوران وہ چیز جس کی وجہ سے لڑائی ہو رہی ہوتی ہے کھو بیٹھتے ہیں۔ یہاں بھی کچھ ایسا ہی

ہوں گے۔ اسی جگہ پر جنگجو نوجوانوں کی کند ذہن عقل بڑے اور بھاری مرتبانوں میں رکھ دی جاتی ہیں۔ اور فیشن ایبل نوجوانوں کی فضول عقلیں نسوار کی ڈبیوں اور اسی طرح کی دوسری چیزوں میں۔

نوجوان عاشقوں کے محبت کے جھوٹے دعوے قسمیں اور نیکی کے وہ کام اور خیراتیں جو لوگ مرتے ہوئے اپنے آخری وقت میں کرتے ہیں اسی جگہ موجود ہوتی ہیں۔ عشق کرنے والے لوگوں کے دل جو دراصل حسین لڑکیوں کے ربن میں بندھے ہوتے ہیں اسی جگہ تو ملتے ہیں۔ امرا اور درباری جو وعدے کرتے ہیں اور بیمار انسان جو دعائیں دیتا ہے، خراب عورتوں اور طوائفوں کی جھوٹی مسکراہٹیں، جو مر جاتے ہیں ان کے ورثا کے آنسو، مچھر جن پنجروں میں رکھے جاتے ہیں اور مکھیاں جن زنجیروں کے ساتھ باندھ دی جاتی ہیں،

وہ تتلیاں جو مر جاتی ہیں اور اخلاقیات پر مبنی موٹی تازی کتابیں سب کچھ اس جگہ ہی جمع ہوتے ہیں۔

لیکن ہمیں شاعری کی دیوی پر یقین کرنا چاہیے جس نے دیکھا کہ بال اوپر کی سمت جا رہے تھے۔ دراصل اسے بھی یہ اپنے تخیّل میں نظر آیا۔ بالکل اسی طرح جس طرح صرف Proculus نے ہی روم کے بانی Romulus کو اوپر کی جانب جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ پھر آسمان میں ایک چمکتا ہوا شہاب ثاقب سب جاتا ہوا نظر آیا جس کی روشن چمکتی ہوئی دم صاف نظر آ رہی تھی۔ جو Berenice کی بالوں کی لٹ سے بھی زیادہ روشن تھی۔ آسمان پر ایسا شاندار منظر نظر آیا جیسے کسی خوبصورت حسین لڑکی نے اپنے بال کھولے ہوئے ہوں۔ حفاظت کرنے والی روحوں نے اسے دیکھا تو خوشی کے ساتھ اس کے پیچھے اڑتی ہوئی آسمان تک پہنچ گئیں۔ Pal Mall پر چلتے ہوئے فیشن ایبل اور بانکے نوجوان آسمان پر نظر آنے والی اس روشنی کو دیکھ کر موسیقی کے ساتھ سلام پیش کریں گے۔ جو نوجوان عشق میں کامیاب ہو جائیں گے وہ اسے وینس حسن کی دیوی قرار دیں گے اور

Rosamonda ندی کے کنارے سے اسے محبت میں وفا کرنے کے پیغامات بھجوائیں گے۔ اور پھر بیوقوف نجومی Partridge صاف وشفاف آسمان میں اس کا نظارہ کیلئے لیو کی دوربین کے ذریعے کرتے ہوئے پیشن گوئی کر ڈالے گا کہ لوئی کی حکومت کا

ٹامس ہارڈی

کی تمام شاہکار کتب

آڈیو اور ٹیکسٹ

چارلس ڈکنز

کی تمام شاہکار کتب

آڈیو اور ٹیکسٹ

جارج ایلیٹ

کی تمام شاہکار کتب

آڈیو اور ٹیکسٹ

سید عرفان علی